

دانشور کا حکیم



پتہ: منیجر پی کارخانہ سوہدہ ضلع گوجرانوالہ
پتہ: منیجر پی کارخانہ سوہدہ ضلع گوجرانوالہ

دنیاست

یعنی

دانتون کا واکٹر

دانتون کا حکیم

مصنف

مولانا حکیم ابوالوحید عبدالحمید صاحب خاں
ایڈیٹر طبع میگزین



پرنٹر طبعی رفقا تہ سوہرہ ضلع گوجرانوالہ

محمد رضا علی لکھنوی

بسم الله الرحمن الرحيم

تہذیب

دانت قدرت کی دی ہوئی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی
نعمت ہیں جن کا شکر یہ انسان سے ادا ہی نہیں ہو سکتا، اگر دانت
قیمت دے کر حاصل کرنے پڑتے تو شاید کوئی انسان ہی ان کی قیمت
ادا کرنے کی طاقت رکھتا، دانت قدرت کا ایک بہت بڑا عطیہ
اور نعمت غیر مترقبہ ہیں، اور فیاض حقیقی نے ہمیں یہ نعمت عطا کر
کے بہت بڑا احسان کیا ہے، اگر ان میں سے ایک بھی جاتا ہے
یا خراب ہو جائے تو پھر وہ اصلی دانت ہاتھ نہیں آ سکتا، اس لئے
ان سے استفادہ کرنے کیلئے ان کی حفاظت اور قدر کرنی ضروری ہے، دانتوں
کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے، کہ یہ غذا کو اچھی طرح چبا کر معدہ
تک پہنچا دیتے ہیں، جس سے معدہ کو غذا کے ہضم کرنے میں بہت
بڑی مدد ملتی ہے، پہلا ہضم دانتوں سے ہی شروع ہو جاتا ہے،
اگر دانت نہ ہوتے تو غذا کیسی ہی عمدہ لذیذ اور مزیدار ہی کیوں نہ
ہو، اس کا کچھ صاف نہ آتا، علیٰ ہذا اگر غذا چبائی نہ جائے، تو
ہضم ناقص رہ جاتا ہے، اور غذا سے پوری طرح خون پیدا نہیں
ہو سکتا، غذا کا اصل مقصد جو کہ خون حاصل کرنا ہے اس لئے جب
وہ پورا نہ ہوا، تو غذا بیکار رہی، اور محنت برباد ہوئی، ہضم ناقص
رہنے کی صورت میں معدہ میں فضلات رطوبہ کثرت سے پیدا ہو

جاتے ہیں اور پھر یہی ردی مواد بدن میں پہنچ کر کئی امراض پیدا کر دیتے
 ہیں اور بسا اوقات انسان کئی مہلک امراض کا شکار ہو جاتا ہے کیونکہ
 معدہ سے بدن انسان کو پوری غذائے لے تو وہ بہت جلد کمزور ہوتا
 جائے گا اور اس کمزوری کی بناء وہ ردی مواد ہوں گے جو ناقص
 غذا سے پیدا ہوئے تھے پس وہ کئی امراض پیدا کر کے انسان کی ہلاکت
 کا موجب بن سکتے ہیں، مختصر یہ کہ دانتوں کے بغیر ہم اپنی صحت
 اور تندرستی قائم نہیں رکھ سکتے، چونکہ دانت انسان کی صحت اور
 زندگی میں بہت بڑی مددگار معاون ہوتے ہیں، بلکہ دانت ہی انسان
 کی صحت کا بنیادی پتھر ہیں، اس لیے جسم انسانی کی صحت کا دار و مدار
 ہی دانتوں کی صحت و صفائی اور استحکام پر ہے، پس لامحالہ دانتوں
 کا امراض سے پاک ہونا ضروری ہے پھر اس کے لیے یہ بھی ضروری
 ہے کہ ہر ایک انسان دانتوں کی غراپیوں سے واقف ہو کر اس کے
 تدارک کی کوشش کر سکے اور اپنی استعداد اور ہمت کے مطابق
 دانتوں کو معیوض اور صاف رکھنے کی کوشش کرتا رہے، کیونکہ
 جب تک کسی آدمی کو اپنی صحت اور عدم صحت کا علم نہ ہوگا،
 وہ اس کے دفعیہ اور تدارک کی طرف کس طرح متوجہ ہو سکتا
 ہے، بسا اوقات انسان اپنی صحت کو معمولی غفلت اور لاعلمی کی وجہ
 سے کھو بیٹھتا ہے جس کا حاصل کرنا پھر اسے بہت مشکل ہو جاتا ہے
 لہذا اس مختصر سے رسالہ میں ہم نے انہی اصولوں کو واضح کیا ہے
 جو دانتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور معاون صحت دند ان ہیں نیز
 ان کے علاج پر عوام کی توجہ مبذول کرائی ہے تاکہ وہ باخبر رہیں اور

۶
میں آتی ہیں۔ اور وہی لوگ ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں مگر اب تو وہ بہت
بھی اس طرف توجہ دے رہے ہیں۔ عورتوں کو بالخصوص دانتوں کی خوبصورتی
اور زیبائش کا بڑا شوق ہے۔ وہ دانتوں کو اپنی زینت اور آرائش کا عمل سمجھتی
ہیں اور ان کے بنانے سنوارنے میں دن رات مصروف رہتی ہیں۔

یورپین لوگ جس طرح صنعت اور سائنس کی ترقی کی طرف مصروف کار
ہیں اور نئی نئی جدت طرائیوں میں مشغول و مہمک ہیں۔ اسی طرح وہ
لوگ دانتوں کی صحت اور صفائی کی طرف زیادہ ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔
یورپین اقوام کی سعی اور توجہ کو ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح ان کا دماغ دانتوں
کے کوائف معلوم کرنے میں مصروف ہے۔ سپین اور فرانس میں آج سے تین
چار ہزار سال قبل کی انسانی کھوپریاں دستیاب ہوئی ہیں۔ ان میں دانتوں کی
خوبصورتی لاشن اس سلیقہ اور مضبوطی سے مربوط ہے کہ ان کو دیکھ کر اگلے
زمانے کے لوگوں کی صحت کا پتہ لگ جاتا ہے خصوصاً اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ
پہلے لوگوں کے دانت کس قدر مضبوط اور خوبصورت ہوتے تھے۔ ان کھوپریوں
کو سامنے رکھ کر یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ان سے پتہ لگایا جائے۔ کہ ان کے
دانت کبوں اس قدر مضبوط اور خوبصورت ہوتے تھے۔

مصری عورتوں کا حسن و لفریب بھی دنیا کی نگاہوں میں سب سے زیادہ
مربوب ہے۔ وہاں کی عورتیں دانتوں کی صفائی کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔ اور
اپنے حسن کی قیمت دانتوں کی صفائی اور خوبصورتی میں ہی سمجھتی ہیں مصر کی
مشہور حسین ملکہ کلوپٹرا نے اپنے چاہنے والوں کو دائم تندرستی میں پھنسانے
کے لئے اپنے حسن کی جس قدر بھی آرائش کی۔ اس میں دانتوں کے جلا کا
بہت بڑا حصہ تھا۔ اس نے اپنے خوبصورت چہرے کی سجاوٹ کیلئے دانتوں

دانتوں کے متعلق عام نظریہ

دانتوں کی صفائی کو دنیا کا ہر ایک طبقہ پسند کرتا ہے۔ اور اپنی اپنی پسند کے مطابق صفائی کو معمول بنانا چاہتے ہیں۔ قدیم و جدید اطباء ماہرین نے اس پر کئی کتابیں اور رسالے لکھے ہیں، اور معالجات کی کتابوں میں اس موضوع پر مستقل باب باندھے ہیں۔ ڈاکٹروں نے تو اس قدر اس پر زور دیا ہے کہ دانتوں کے ہسپتال علیحدہ کھول دیئے ہیں۔ الامداد اور دیگر محالک میں بڑے بڑے کلینک کھولے جا چکے ہیں جن میں ان کے امراض کی تعلیم و تربیت دی جاتی ہے ڈاکٹروں کے علاوہ دنیا کے تمام مذاہب بھی دانتوں کی صفائی اور صحت کو پسند کرتے ہیں۔ اور مذہب اسلام نے تو دانتوں کی صفائی کو عبادت کا جزو قرار دے دیا ہے۔ اور نماز پنجگانہ کے اوقات پر مسواک سے دانتوں کو صاف کرنا مسنون قرار دیا ہے۔ مسواک نہ ملنے کی صورت میں انگلی سے ہی دانت خوب مل کر صاف کرنے کی تلقین فرمائی ہے غرض دنیا کا کوئی طبقہ ایسا نہیں جو دانتوں کی صفائی اور پاکیزگی کو پسند نہ کرتا ہو۔ دنیا کی دیہاتی آبادی خصوصاً جنگل میں رہنے والے بھی اس سے نا آشنا نہیں۔ وہ بھی صفائی کے لئے دانتوں کے پابند ہیں۔ خصوصاً عورتیں صفائی اور خوبصورتی کے لئے دنداسہ کا عمل بیماری کی کھنتی ہیں جو بہت اچھا عمل ہے۔

امرار کا طبقہ اور شہری لوگ اپنے دانتوں کی چمک دمک اور خوبصورتی کو دیکھ کر ہر روز دینے تک صرف کر دیتے ہیں دانتوں کی بیالٹش کو قائم رکھنے کے لئے بیش قیمت ادویات جو زمانہ حاضرہ نے ایجاد کی ہیں وہ شہری آبادی کے لئے ہی مخصوص طور پر ان کے لئے اور استعمال

دانتوں کے امراض پر قابو پا سکیں: دُورِ حاضر میں انسانی زندگی
 حیاتِ شریعت کے ساتھ ترقی کرتے جا رہے ہیں، ہر ملک اور ہر
 جگہ میں جہاں بیماریاں اس کثرت سے بڑھتی چلی جا رہی ہیں کہ
 دنیا حیران ہے مخلوق کو کیا ہو گیا ہے؟ اس صورت حال میں
 دانتوں کی بیماریاں بھی شامل ہیں، اور یہ بھی اس کثرت سے
 بڑھتی چلی جا رہی ہیں کہ ان کے بچے عینِ دہشتِ خانہ کو سونے کے
 ہیں اور انکے ڈاکٹر کام کر رہے ہیں، اور ان کے مستقل معالج قرار
 پاتے ہیں، اور ان کے امراض پر بڑی جلد و جہد ہو رہی ہے، ان پر
 کتابیں لکھی جا رہی ہیں، رسالے اور پمفلٹ شائع ہو رہے
 ہیں، بازاروں میں ڈاکٹروں نے دکانیں کھول رکھی ہیں، لاہور
 میں ایک بہت بڑا ہسپتال کھولا گیا ہے جس کی نظیر دوسرے
 علاقوں میں بہت کم ملتی ہے، اور پھر جس قدر دانتوں کے امراض
 پر کتابیں اور رسالے شائع کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی
 ہے، اسی قدر ان کی مانگ بھی بڑھتی جا رہی ہے، اس لیے ہم
 نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے عوام کے فائدے اور
 آگاہی کے لیے یہ مختصر مگر آسان اور عام فہم رسالہ لکھ کر ایک
 نوہِ خلقتِ خدا کی ضرورت کو پورا کر دیا ہے اور اس تکلیف کو
 رفع کرنے میں پوری کوشش کی ہے، امید ہے کہ اسے ناظرین کرام
 ورسے پڑھیں گے اور اس سے فائدہ اٹھا کر ہمیں دعا سے یاد فرمائیے
 بِالله التوفیق! ہونعم المولیٰ و نعم الرفیق
 بدرہ مارچ ۱۹۵۶ء عبد المجید خادم مدیرِ طبی میگزین

گو اس قدر روشن کر دیا تھا کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے تھے
اس نے اس کام کے لئے بیشمار قسم کے سلع تیار کیے جن سے اس کے دانت
صاف روشن اور چمک دار بن جائیں۔ اس نے کئی قسم کے مخصوص درختوں کے
پتوں کا رس نکلوا کر ان کے جوہر حاصل کئے اور مخصوص منجنوں میں انہیں
شامل کیا۔ پیرے اور جاہرات جلا کر اور کئی قسم کی خوشبودار اشیاء کو
دانتوں کو جلا دینے والے پاؤڈر تیار کر کے تاکہ ان کے استعمال سے اس
کے منہ کی ہیریں جیسے خوبصورت اور چمکدار دانت اور روشن ہوجائیں
اسلئے ان کے حسن کی قیمت اور زیادہ بڑھ گئی۔

دانت یقیناً انسان کی خوبصورتی میں شامل ہیں۔ ان کے نکل جانے سے
انسان کی زیبائش بالکل جلتی رہتی ہے۔ اور منہ کا کھوکھلا پن بے زیب معلوم
ہوتا ہے۔ اور کلام کی فصاحت اور صفائی بھی معدوم ہوجاتی ہے۔

انگلستان کی ملکہ الیزبتھ نے ایک ڈاکٹر سے دانت نکلوانے میں ایسی
تکلیف اٹھائی کہ جس سے اس کی زیبائش میں فرق آگیا۔ اس نے اس جرم
کی پاداش میں ڈاکٹر کی دو انگلیاں کٹوا دیں۔

اسی طرح جارج واشنگٹن ایک بہت بڑا شخص گزر رہا ہے۔ اس کے دانت
خوبصورت نہ تھے۔ اس نے اپنے پہلے دانت اکھڑا کر ہڈی کے نئے اور
خوبصورت دانت لگوائے جن سے اس کے چہرے کی زیبائش دوبالا ہو
گئی۔ گو اس نے دانت نکلوانے میں بے حد تکلیف برداشت کی۔

غرض انسانی دنیا میں دانتوں کی ضرورت ان کی سجاوٹ اور صفائی کو
پورا دخل ہے اور دنیا دانتوں کی صحت اور حفاظت کو زیبائش پر مقدم سمجھتی
ہے۔ کیونکہ دانتوں کی صحت پر زیبائش کا دارومدار ہے۔ اور دنیا کا ہر فرد

بشر میں کی قدر کرتا ہے
دانتوں کی تشریح اور مامیت
 دانت دو قسم کے ہیں۔ ایک مستقل یا دودھ کے دانت (پھر پری
 دانت) میں ہوتے ہیں یہ آٹھ دس سال کی عمر تک کام لے کر خود بخود نکل جاتے ہیں
 دوسرے مستقل دانت (پرمانٹ) جو دس بارہ سال کے بعد
 نکلتے ہیں جبکہ دودھ کے دانت ختم ہو جاتے ہیں پھر ساری عمر ہی دانت
 رہتے ہیں۔ یہ شمار میں تبدیل ہوتے ہیں۔

غیر مستقل یا دودھ کے دانت جو شمار میں نہیں ہوتے ہیں۔ ہر ایک
 جیڑے میں دس دس جڑے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے آخر کا دانت
 قدرے بڑا ہوتا ہے۔ اور یہ سب دانت مستقل دانتوں سے قد و قامت
 میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور یہ جان لینا ضروری ہے کہ ان غیر مستقل دانتوں
 کی جڑیں مستقل دانتوں کی جڑوں سے قدرے چھوٹی اور موٹی ہوتی ہیں اسی واسطے
 یہ آسانی سے نکل جاتے ہیں۔ اور یہ عموماً بچوں کے مزاج کے مطابق بے قاعدگی
 سے نکلا کرتے ہیں بعض بچوں کو دانت نکالنے میں بڑی بڑی تکلیفیں اٹھانی
 پڑتی ہیں۔ اور اکثر نیچے کے جیڑے میں دانت پہلے نکلتے ہیں۔

اوقات اخراج دندان

اکثر دودھ کے دانت چھ ماہ کی عمر سے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور
 دو برس تک سانس نکل کر مکمل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر دانت آٹھ
 دس سال تک قائم رہ کر خود بخود اکھڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر مستقل
 دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور یہ دانت ۱۰ سال تک مکمل نکل آتے
 ہیں۔ لیکن بعض اوقات ان کی تکمیل ۱۲ سال تک جا کر ختم ہوتی ہے

پچیس سال تک بھی ان کی تکمیل کا سامنا نہ کیا ہے مگر خدا کی شان ہے کہ آج کل ۲۵ سال کی عمر میں بعض لوگوں کے دانت گرنے بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ ہم ایک نقشہ پیش کرتے ہیں جس سے دانتوں کے اخراج کا اندازہ باظرین کو بخوبی معلوم ہو جائے گا۔

غیر مستقل دانتوں کے نکلنے کے اوقات

- ۷ مہینے میں دو درمیانی دانت نکلتے ہیں
- ۹ مہینے میں دو پہلوی دانت (انسائز) نکلتے ہیں۔
- ۱۲ مہینے میں دو اگلے دانت (ڈاڑھ) نکلتے ہیں۔
- ۱۸ مہینے میں دو کلبیاں (کنیاٹن) نکلتے ہیں۔
- ۲۳ مہینے میں دو پچھلے ڈاڑھ نکلتے ہیں۔

مستقل دانتوں کے نکلنے کے اوقات

- ۶ سال میں دو پہلی ڈاڑھیں (مولرز) نکلتی ہیں
- ۷ سال میں دو درمیانی کاٹنے والی (انسائز) نکلتی ہیں۔
- ۸ سال میں دو پہلوی کاٹنے والی (انسائز) نکلتی ہیں۔
- ۹ سال میں دو اگلی چھوٹی ڈاڑھیں (ہائی کسپڈ) نکلتی ہیں۔
- ۱۰ سال میں چار پچھلی ڈاڑھیں (ہائی کسپڈ) نکلتی ہیں
- ۱۲ سال میں دو پچھلی ڈاڑھیں (مولرز) نکلتی ہیں
- ۱۸ سال میں عقل ڈاڑھ نکلتی ہیں۔

دو دھکے دانت جو شمار میں نہیں ہوتے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے ایک ایک جہزے میں دس دس ہوتے ہیں سامنے والے دانت جو کاٹنے کے کام میں آتے ہیں چار اوپر اور چار نیچے ہوتے ہیں۔ دو نو جہڑوں

دانتے ہی جسم انسان میں داخل ہوتی ہیں کیونکہ منہ کو جسم کا دروازہ قرار دیا گیا ہے۔ اس واسطے ضروری ہے کہ دانتوں کو صاف رکھا جائے ان کی صفائی سے جسم اکثر بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ اس کام کیلئے کچھ بیاض ہیں جن پر عمل کرنے سے انسان اکثر بیماریوں سے بچ سکتا ہے۔ اور وہ ہدایات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) کھانا کھانے سے قبل اور بعد دانتوں اور منہ کو اچھی طرح صاف کر لینا چاہیے۔ مگر ایسا نہ کرو گے۔ تو غذا کے چھوٹے چھوٹے ذرات دانتوں میں پھنس کر منہ اور دانتوں میں تعفن پیدا کر دیں گے۔ ان گندے ذرات سے ایک قسم کا ایسڈ (تیزاب) پیدا ہوگا۔ جو دانتوں اور مسوڑوں کو سخت نقصان پہنچائے گا۔ بلکہ سارے جسم پر اس کا برا اثر پڑے گا۔ اور پھر گندہ مواد جسم میں پھیل کر کئی امراض کے پیدا کرنے کا موجب بنے گا۔

(۲) رات کو سونے سے پہلے دانتوں کو خوب صاف کر کے سونا چاہیے اگر ایسا نہ کیا گیا تو جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ غذا کے ذرات دانتوں میں پھنس کر تعفن پیدا کر دیں گے۔ اور ان سے تیزابی مادہ پیدا ہو کر منہ میں پھالے پیدا کر دے گا اور مسوڑوں کو خراب کر دیگا۔ اس سے پانی اور بے پید ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو جائے گا۔

(۳) صبح سویرے اٹھ کر ضروریات اور قصائے حاجات سے فارغ ہو جانے کے بعد منہ اور دانتوں کو خوب صاف کرو۔ اور روزانہ مسوک کرو۔ اور مسلمانوں کے لئے پستقون بھی ہے اور اس میں ثواب بھی ہے (۴) جولوگ ٹوکتے پاؤڈر (دانتوں کے منجن) اور ٹوکتہ برش سے دانتوں

تھیں۔ وہ بے گھٹے اور کترقہ ہیں۔ ان کو اندیب یعنی کھاناں یا کتہ کے سے
دانت کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ دندوں میں ہی کھاناں ہوتی ہیں اور یہ پیر کا کام
ریتی ہیں۔ اس کی نوکریں بالیک اور تیز ہوتی ہیں۔

تیسرے انسان الطوائن المقدم یا بالی کسٹلڈا ہیں۔ یہ انیاب کے
بعد واقع ہوتے ہیں۔ ان کی پہلی اور اگلی حادثہ میں شاخیں ہوتی ہیں یعنی
اگلی دائرہ میں چھوٹی ہوتی ہیں۔ یہ ہر جڑے میں چار ہوتے ہیں۔ دو دائیں اور
دو بائیں۔ تیسرے وہ دانت جو ان کے بعد واقع ہیں ان کو انسان الطوائن
المؤخر کہتے ہیں۔ یعنی پچھلے دائرہ۔ یہ مستقل دانتوں میں سب سے بڑے دانت
بہتے ہیں۔ ان کا فعل غذا کو چبانا اور پیسناس ہے۔ یہ ہر جڑے میں چھ ہوتے ہیں
تین دائیں طرف اور تین بائیں طرف۔ فک یا سفل کے پٹے اور دوسرے
دائرہ میں دو شاخیں ہوتی ہیں۔ تیسرا دانت عقل دائرہ ہے۔ اس کی
تین شاخیں ہوتی ہیں۔

دانتوں کی اس مختصر سی تفصیل کو جاننا معالج کے لئے ضروری ہے
ورنہ دانتوں کے علاج میں اسے کامیابی شکل ہوتی ہے۔ اور کئی نقصان
کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر وہ شخص جو دانتوں کے متعلق کچھ نہ
کچھ معلومات حاصل کر لے گا شوق رکھتا ہو۔ اس کے لئے بھی اس تفصیل
بے وقت ہونا ضروری ہے۔

دانتوں کی حفاظت کے سنہری اصول

یاد رکھنا چاہئے کہ چھاس فیصدی بیماریاں دانتوں کی حفاظت
اور ان کے صاف نہ رکھنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ بہت سے ایسے امراض
ہیں جن میں انسان اکثر بچتا ہو جا یا کرتا ہے۔ وہ بیماریاں منہ کے

میں کل آٹھ دانت ہوتے ہیں۔ ان کو انسائڈز (دشایا) کہتے ہیں۔
 دشایا کے بعد ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف دو انیاب دانت
 ہیں۔ ہر چہرے میں دو اور دانت ہوتے ہیں۔ یہ دونوں چٹھوں میں ہوتے
 ہوتے ہیں۔ دو اوپر اور دو نیچے۔ ان کو کنیائیں (انیاب) کہتے ہیں۔
 دائرہ یعنی مولر آٹھ ہیں۔

دانت کے حصے

دانت کے تین حصے ہوتے ہیں۔ ایک سرا۔ دکنفلن (دوسرا)
 حصہ جڑ (ریوٹ) یہ مسوڑوں کے غار میں گہرے ہوئے ہوتے ہیں۔ تیسرا
 حصہ جسم (بادی) ہے۔ اسے نک یا گردن بولتے ہیں۔

ماخت دانت = دانت کی ساخت میں یہ چیزیں شامل ہیں۔ اولی
 حصہ ہاتھی دانت کی شکل کا سا ایک جسم۔ اس کو وکٹین کہتے۔ دوسری
 چیز انیل ہے۔ یہ جو ہر دانت ہے۔ یہ دانت کے سروں پر پاش کر لے لی
 ہے۔ تیسری چیز منٹم ہے۔ اسے صفحہ تجربہ کہتے ہیں۔ یہ دانت کی جڑ
 استر کرنے والی چیز ہے۔ دانت کے وجود میں یہ تین اشیاء شامل ہیں
 علم ہونا لازمی ہے۔

سنتقل یا پرمانٹ دانت

ان کی تفصیل یہ ہے۔ یہ شمار میں تیس ہیں جو چار قسم کے ہوتے
 ہیں۔ اول انسائڈز (دشایا) تعداد میں آٹھ ہیں۔ چار اوپر اور چار نیچے۔
 دوسرے کٹرنے کے کام آتے ہیں۔ ان کے سرے تیز دھار والے ہوتے ہیں۔
 سوم کنیائیں (انیاب) یہ تعداد میں چار ہیں۔ دو اوپر اور دو نیچے۔
 چارے اور نوچنے کے کام آتے ہیں۔ جو چار دانت یعنی دشایا دانت

کوساں کر کے عادی اس ان کو برش نہا ہوتا تھا اور ہاتھ وغیرہ استعمال
 کرنا چاہیے اور استعمال کر کے پانی سے دھو کر صاف کر
 لینا چاہیے۔ اور استعمال کر کے بعد بھی دھو کر رکھنا چاہیے۔ اسی
 طرح مسواک کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ مسواک کرنے سے
 پہلے اور مسواک کرنے کے بعد اسے خوب دھو لیا کریں تاکہ اگر دوا خوار کا
 زہر اس سے عمل جائے، اور ہر روز مسواک کو زیادہ دن تک
 استعمال کیا جائے۔ بلکہ اگر تازہ مسواک مل سکے، تو روزانہ مسواک
 استعمال کرنی بہتر ہے۔ اگر تازہ نہ ملے، تو ایک مسواک کو دو چار دن کے
 بعد بدل دینا چاہیے یا اس کے ریشے کاٹ کر نئے ریشے نکال کر استعمال
 کریں۔ اسی طرح برائے برش بھی استعمال نہ کریں چاہیں اور زیادہ استعمال
 شدہ برش ترک کر دینے چاہیں۔ برش ایسا سخت نہ ہو جو مسوڑھوں کو زخمی کر
 دے۔ برش استعمال کرتے وقت دانتوں کے اوپر اور نیچے آہستہ آہستہ
 استعمال کرنا چاہیے۔

(۱۵) جو لوگ دانتوں کو صاف نہیں رکھتے۔ ان کے دانتوں کے گندے
 ہو کر اور متعلقہ اطباء کا اثر سانس لیتے وقت پیچڑوں میں بہت جلد
 پہنچ جاتا ہے، اسی طرح جن لوگوں کے منہ سے بدبو آتی ہے۔ اس کا
 اثر بھی سانس کے ذریعہ پیچڑوں میں جاتا ہے۔ ان سب حالتوں میں
 پیچڑوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے وہ اس کے اثر سے متاثر ہو کر بغیر
 نہیں رہ سکتے۔ لہذا ایسے لوگوں کو اس کا تدارک جلد از جلد کرنا چاہیے
 (۱۶) جو لوگ اپنے دانتوں کو صاف نہیں رکھتے۔ ان کے دانت اکثر شراب
 ہو جاتے ہیں۔ ان پر لٹی لٹی رہتی ہے۔ لہذا رنگ کی کھلی سائنت ان پر لگایا

جاتی ہے۔ اکثر انت بوسیدہ ہو جاتے ہیں۔ کثیر الگ جاتا ہے۔ ہلکا اور نرم کر کے
 درد کرتے رہتے ہیں ٹھنڈا پانی تکلیف دیتا ہے۔ نزلہ اور کھانسی سے
 دانت جڑوں سے ہل جاتے ہیں غذا اچھی طرح چبا نہیں سکتے۔ غرض انہوں
 کی تکلیف ہے ان کی طبیعت عموماً بے چین اور بے آرام رہتی ہے ان کو
 کسی وقت بھی پورا آرام نصیب نہیں ہوتا لہذا انہیں اتھوں کی صفائی کو طلب
 پوری توجہ دینی چاہیے۔ اور ساتھ ہی معدہ اور دلغ کی اصلاح کرنی چاہیے
 مضمک کو درسد تکھنا چاہیے۔

(۷) اگر دانتوں میں کٹرا لگ جائے۔ اور وہ درد کرنے لگیں تو کسی باق معالج
 سے علاج کرایا جائے۔ اور اگر ان میں سورلخ یا کٹھن پڑ جائے۔ تو اس کو بھی
 کسی ڈاکٹر سے بھروایا جائے۔

(۸) جہاں تک ہو سکے۔ ناک کے راستے سانس لیا جائے۔ منہ کی راہ سانس
 لینے سے جبرے بد صورت اور بد نما ہو جاتے ہیں۔ اس کی آسان صورت یہ
 ہے۔ کہ دو نو ہونٹوں کو بند رکھا جائے تاکہ سانس منہ کی بجائے ناک کے
 راستے آتا رہے۔

(۹) دانتوں کی حفاظت چاہتے ہو۔ تو ان کو نازک نہ بناؤ۔ بلکہ ان سخت
 اشیا چبانے کے عادی بنو تاکہ دانت نرم اور نازک نہ ہو جائیں سخت
 اشیا جیسے گنا۔ چنے۔ سپاریاں۔ لکڑی اور سوک کا کاٹنا ہے سخت جڑوں
 کے کاٹنے سے دانت سخت ہو جاتے ہیں اور مضبوط رہتے ہیں میرا ایک دوست
 ہمیشہ کبک کے درخت کا سخت چھال اور کبک کے بیج چبا کرتا تھا۔ اس کے
 دانت بڑے مضبوط تھے۔

(۱۰) ہاں دانتوں سے ایسی سخت خیر جو پتھر اور لوہے کے کیل جیسی ہونے چاہئے

تاکہ دانت ان کی سختی سے ٹوٹ نہ جائیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ضرورت کی وقت کسی لوگ دانتوں سے کسی سخت چیز کو توڑنا یا کھولنا چاہتے ہیں۔ تو دانت ان سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ جیسے باوام سخت اور سالم سپاری

دعیر۔

(۱۱) کھانا خوب چبا کر کھاؤ۔ اور لقمہ چھوٹے سے چھوٹا منہ میں ڈالو اور اسے خوب چباؤ۔ اس سے کھانا جلد ہضم ہوگا۔

(۱۲) کھانا کھانے کے بعد دانتوں میں غذا کے جو ذرات اٹک جاتے ہیں ان کو تیز نوکدار چیز سے نہ نکالیں۔ تاکہ مسوڑھے پھل نہ جائیں بلکہ کسی صاف تنکے اور چاندی کے خلال سے نکالنا چاہیے۔ اور زمین افتادہ میلے تنکے سے بھی دانت صاف نہ کریں۔

(۱۳) یہ ایک بڑی خطرناک صورت ہے کہ جو لوگ دانت صاف نہیں رکھتے۔ ان کے دانتوں اور مسوڑوں کے ساتھ ایک گندہ مواد جمع ہو جاتا ہے۔ اور وہ بتدریج دہن میں منجمد ہو کر مسوڑوں کو سخت کر دیتا ہے۔ اس سے مسوڑے دانتوں سے اٹک ہو جاتے ہیں۔ اور دانتوں کی جڑیں تنگی جاتی ہیں۔ اور یہی پانی اور یا کی سیڑھی یا ابتدائی منزل ہے۔ اسے کسی چا یا آلہ سے آہستہ آہستہ کھریچ دیا کریں۔ ورنہ حالت خراب ہو جائے گی۔

(۱۴) دانتوں کو دوسرے تیسرے روز نیم گرم نمکین پانی سے ضرور دھو کریں۔ اسی طرح کبھی کبھی جڑتیاں یا نیم کی مسواک سے دانتوں کو صاف کر لیا کریں۔ اس سے منہ اور دانتوں کے متعلق مواد صاف ہو جائیں اور پانی اور یا کے جراثیم مر جائیں گے۔ مگر یاد رہے، یہ مسواک کو زائد نہ لے سبائیں جن لوگوں کے دانت بوسیدہ اور گرم خوردہ ہوں اور وہ

یہ ہمارے ملک میں تعلیم کی کمی اور شریعت کی ناواقف اور ہر عملی نتیجہ ہے،

(۱۸) زیادہ میٹھا کھانے اور کثرت سے چائے پیچے کی عادت نہ ڈالیں

کیونکہ اس سے دانت بہت جلد خراب اور بوسیدہ ہو جاتے ہیں

(۱۹) صبح سویرے اٹھ کر اپنے بچوں کا منہ اور ہاتھ دھواؤ، اور کھپڑان

کی کرنے کی عادت ڈالو، اور بچوں کے ذہن نشین کرو کہ ہاتھ منہ

دھوئے بغیر اور دانتوں کو صاف کئے بغیر کھانا نہیں کھانا چاہیے،

(۲۰) تجربہ شام ہے کہ گڑ شکر، چائے اور گوشت کی کثرت دانتوں

کو سخت نقصان پہنچاتی ہے، ان کا اعتدال سے زیادہ استعمال نہ کریں،

دانتوں کی صفائی کے طریقے

دانتوں کی صفائی کے طریقے دنیا میں مختلف رائج ہیں، قدیم طریقہ

مسواک کا ہے اور یہ عام رائج ہے، مگر یورپین ممالک اور ان کی دیکھا

دیکھی آزاد خیال طبقہ برٹش اور پاؤڈر استعمال کرتا ہے، ہندوستان اور

پاکستان میں مستورات دندرسہ استعمال کرتی ہیں، جو مختلف درختوں

کا چھال ہوتا ہے، سب سے بہترین چھال اخروٹ کا پسند کیا جاتا ہے

دانتوں کی صفائی کے لئے مسواک سب سے بہترین چیز ہے اور یہ مختلف

درختوں کی نرم شاخوں یا جڑوں سے بنائی جاتی ہے، مسواک زیادہ تر

درخت کبیر، بھولاہ، شیشم اور سکھ چین کی نرم شاخوں سے بناتے ہیں

اور درخت پلو، ملہ اور گھاں کی جڑ سے بھی بناتے ہیں، مگر تمناں اور

اک کی جڑ کی مسواک روزانہ استعمال کرنے کے قابل نہیں، اسے کسی

کبھی استعمال کر سکتے ہیں، ہفتہ میں ایک دو بار سے زیادہ استعمال

ہیں، اس میں فحاش بھی ہے،

(۱۶) اکثر بوڑھے آدمیوں کے دانت نکل جاتے ہیں، یا تانے کمزور اور
پرکار ہو جاتے ہیں کہ غذا کو اچھی طرح چبا نہیں سکتے، اس کا بہت بُرا
اور بھاری سبب یہ ہے کہ بچپن اور جوانی میں دانتوں کی صحت اور صفائی
کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا، مسواک برش، ٹوٹھ یا ڈور وغیرہ کے
استعمال کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی، ساری عمر کے ردی مواد جراثیم
اور نسلات جمع ہوئے رہتے ہیں اور دانتوں کی جڑوں میں درد و ریش پاتے
لیتے ہیں، چھانی گزندے کے بعد جب پڑھاپے کا ضعف اور کمزوری آ کر
لاحق ہوتی ہے، تو یہ ردی مواد اور جراثیم نشوونما پا کر حملہ آور ہوتے ہیں
اور دانتوں کو نیست و نابود کر دیتے ہیں جب وقت آپڑتا ہے اور مرض
غلبہ پالیتا ہے تو پھر مریض کو فکر پڑتی ہے، اور علاج کی سوجھتی ہے، وہ
وقت و حقیقت علاج کا نہیں ہوتا، وہ حفاظت کا ہوتا ہے، اس وقت
معالج یا ڈاکٹر سوائے دانتوں کو اکھاڑنے کے اور کوئی چارہ نہیں
دیکھتا، مریض بھی مرض کے غلبے اور آئے دن کی تکلیفوں سے تنگ
آ کر ڈاکٹر کے آگے منہ رکھ دیتا ہے اور بڑے شوق سے منہ کا خراب
خلی کرا لیتا ہے، پھر مصنوعی دانت لگوانے کی فکر شروع ہو جاتی ہے
اس کا سب سے بہتر اور اچھا علاج یہ ہے کہ والدین اپنے بچوں کو بچپن
سے ہی دانت صاف کرنے، کٹی اور مسواک کرنے کی عادت ڈالیں اور
تاکید کریں کہ اس سے غفلت اور نافرمانی نہ ہو، اور کسی وقت بھی اس
کے بغیر کھانا نہ کھایا جائے، مگر افسوس کہ بچوں کو والدین جہاں اور کون
دینی یا اخلاقی تعلیم نہیں دیتے وہ صحت کی بھی کوئی ہدایت نہیں دیتے

کرتے رہتے ہوں، اور دانت بچھین رکھتے ہوں ان کے لئے
 علاج ہے، ایسے لوگوں کو چاہیے کہ ہفتہ میں دو یا تین بار منظر
 کی نگاہ کی مسواک استعمال کیا کریں، ایسے ہی آگ کی جڑ کی مسواک
 در وادور بوسیدگی کو قائم دیتی ہے، یہ ایک عجیب، انتہائی قابل فہم
 اندوینا میں یہ ایک واحد نسخہ ہے جس کی نظر شفا خانوں اور مسکنوں
 میں نہیں ملے گی نیم اور حنظل کی کڑواہٹ قاتل جراثیم و دافع عفون
 اس لئے یہ ایک تریاق ہے، مگر آگ کی جڑ بھی دونوں سے زیادہ طاقتور
 کریں ورنہ دانت اگل کر نکل جائیں گے۔

(۱۵) دانتوں کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ زیادہ گرم اور زیادہ
 سرد اشیاء سے پرہیز کریں، کھانا اتنا گرم نہ ہو، جومفہ کو جلا دے
 ڈال دے، مثلاً چائے، روٹی، پلاؤ، شوربا، پیازوں وغیرہ بعض
 بہت گرم گرم کھانے کے علوی ہوتے ہیں، ان کے دانت بہت
 جواب دے جاتے ہیں، اسی طرح بعض لوگ بہت سرد اشیاء
 کر کے خوش ہوتے ہیں، خصوصاً موسم گرما میں برف کے علوی لوگ
 چپا چکا کر کھاتے ہیں، یہ لوگ بھی دانتوں کی صحت بہت جلد کھو بیٹھے
 غذا ہمیشہ معتدل کھانی چاہیے، جو نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ سرد ہو
 غذا کا یہی مطلب ہے، ورنہ دانتوں کی نعمت بچھین جائے گی۔

(۱۶) یہ اصول ہمیشہ یاد رکھیں، کہ دانت صاف کرتے وقت غلٹ
 کلیاں ضرور کریں، اس سے یہ فائدہ ہوگا، کہ دانتوں میں غذا کے
 ہوئے ذرات غزالہ اور کلی سے نکل جاتے ہیں، اور دانت بالکل
 دھڑلہ ہو جاتے ہیں مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیے، کہ کلی اور غلٹ

نہیں کر لی جاسکتی، یہ مسواک کا طریقہ، بریش اور پاؤں سے بہتر ہے،
 مسواک کا طریقہ اس لئے بہتر ہے، کہ مسواک تازہ مل سکتی ہے، اور
 جس درخت سے لی جاتی ہے، اس کا درخت طوبات فاسدہ کو برش سے
 زیادہ چوستا اور صاف کرتا ہے، اور جراثیم کو مارتا ہے، بریش میں یہ اوصاف
 نہیں ہوتے، شیشم، لکیں، پھولہ، سکھ چین، خنظل، آک سب پورے اور
 درخت بے حد معفی اور دافع جراثیم ہیں، منسکی بلغم اور طوبات فاسدہ
 میل کو دور کرتے ہیں، مسواک کو دانت سے جب چبا چبا کر نرم کیا جاتا ہے
 تو اس کا اس منہ میں پھیل جاتا ہے اور اس کا اثر منہ سے دماغ اور آنکھوں
 تک پہنچ جاتا ہے اور معدہ پر فی الفور اثر کرتا ہے، اسی واسطے یہ امر مسلمہ
 ہے، کہ مسواک کرنے سے دانت صفا و مطہر ہو جاتے ہیں، دماغ تقویت
 پاتا ہے، اور آنکھیں روشن، بصارت تیز ہو جاتی ہے، بھوک بڑھتی ہے
 اور منہ بھی تیز ہو جاتا ہے، مسواک کرنے میں ایک اور فائدہ ہے، جو بریش
 میں نہیں ہے، وہ یہ کہ مسواک کرتے وقت منہ سے لعاب بکثرت نکلتا ہے
 اور وہ لعاب سب طوبات فاسدہ، دانتوں کی میل اور جراثیم کو ساتھ بہا کر
 لے جاتا ہے، اس سے دانت صاف و مخمرے ہو کر نکھرتے ہیں، پھر منہ سے
 ایک قسم کی خوشبو آنے لگتی ہے، یہ اس کی صفائی اور طہارت کی بین دلیل ہے
 اور یہ سب مسواک کی لکڑی کے ثمرات سے ہوتا ہے،

مسواک کرنے میں ایک اور خوبی ہے، وہ یہ ہے کہ مسواک کو دانتوں کے
 اوپر نیچے اندر باہر مل سکتے ہیں اس سے دانت سب طرف سے صاف ہو جاتے
 ہیں، مگر بریش صرف باہر اور اوپر کیا جاسکتا ہے، دانتوں کے اندر کی طرف
 نہیں پھر سکتا اس واسطے دانت اندر سے اچھی طرح صاف نہیں ہو سکتے،

ہیٹ پاؤڈر کی خرابیاں اور نقصانات تو لندن ٹی ڈی رائیل ڈنٹل کلینک کے کئی برادرس بھی تسلیم کر چکے ہیں وہاں بہت سے لوگ مسواک کو پسند کرنے لگے ہیں، ہیٹ پاؤڈر کا ایک بڑا نقصان یہ ہے، کہ وہ استعمال کرنے کے بعد دانتوں کے مابین دلائوں میں جم جاتا ہے، وہ دھونے سے صاف نہیں ہوتا، اور دوسرا نقصان یہ ہے، کہ پاؤڈر کی اکثر زیادہ تیز ہوتی ہیں وہ مسواک کو نرم اور کمزور کر دیتی ہیں، اس کے بعد مسواک سے اس قدر کمزور ہو جاتے ہیں کہ کسی علاج کو قبول نہیں کر سکتے اسی واسطے ایسے لوگوں کو ہیٹ کم دوز میں مفید پڑتی ہیں، اور یہ لوگ اکثر دانتوں کے امراض میں مبتلا رہا کرتے ہیں، برش کو پانی میں جوش دے کر اقل صاف کر لینا چاہیے، پھر استعمال کے قابل ہوتا ہے، برش کو تھوڑی دیر بالٹنے سے وہ جراثیم جو اس کے ریشوں میں ایک کر پرورش پاتے ہیں، دور ہو جاتے ہیں اور نہ برش کا استعمال اس کے بغیر غیر مفید ہوتا ہے، لوگ بڑی سرعت کے ساتھ دور جدید اور عصر حاضر کی ایجادات میں بہتے جا رہے ہیں۔ نفع نقصان بہت کم سوچتے ہیں،

خلال کا استعمال

دانت صاف کرنے کے لئے خلال کا استعمال بھی رائج ہے، جن لوگوں کے دانت زردار ہوتے ہیں، ان کے دلائوں میں غذا اور گوشت کے ذرات پھنس جکے ہو جاتے ہیں جن سے بیماری پیدا ہو جانے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے، اسطے ان ذرات کو خلال سے نکال دینا چاہیے، مگر خلال چاندی کا ہونا بے، یہ سب سے زیادہ بے ضرر ہے۔ بعض لوگ تنکوں سے دانتوں کے نکالنے ہیں، یہ طریقہ بہتر نہیں، تنکے اکثر غیر مصفا ہوتے ہیں نیز ان تنکوں میں خراش پیدا ہو جاتا ہے جو اکثر تکلیف کا موجب بن جاتا ہے،

اگر تم کا استعمال کرنا بھی ہو تو نہایت صاف، تھکرا اور نیا ہونا چاہیے، جو میل اور مٹی کے اثرات سے متبر ہو، اس کام کے لئے جسکے اچھا اور صاف تمکا وہ یا دو بڑا گھاس اور ادھر کا ہوتا ہے، یہ قدرتی پالش شدہ نہایت ملائم اور صاف ہوتا ہے، اور بے ضرر ہوتا ہے،

دانت صاف کرنے کی مشین

دنیا جتنا پسند ہے، تعیش پسندوں کے سامان راحت میں منانہ کرنے کے لئے دانت صاف کرنے کی مشین بھی ایجاد ہو گئی ہے، اب منہ کی صفائی کے لئے انگلیوں کو تکلیف دینے کی بھی ضرورت نہیں رہی، صبح سویرے بستر سے اٹھتے ہی اس جو مشین کا تار پکلی کے تار سے لگا کر اس کا بشن دبا دیا، پھر وہ خود بخود حرکت کرنے لگے گی، دانت صاف کرنے والا برش مشین سے نکل کر اپنا کام شروع کر دیگا، برش ایک موٹر سے لگا ہوتا ہے، جو اسے آگے پیچھے تیزی کے ساتھ حرکت دیتا رہتا ہے، البتہ اسے استعمال کرنے والے کو احتیاط ضرور کرنی پڑتی ہے، کہ یہ غیر ضروری راحت رساں برش کہیں دانت کی بجائے آنکھ تک نہ پہنچ جائے،

اسپیرین کے مضر اثرات

اسپیرین ایک انگریزی دوا ہے، جو کثرت سے استعمال ہوتی ہے، درد سر کا جہاں نام آیا، ڈاکٹر لوگ وہاں فوٹا اسپیرین کی پڑی دے دیتے ہیں، یاد رکھیں، اسپیرین جہاں درد سر کو فوراً تسکین دیتی ہے، وہاں یہ اسپیرین دانتوں اور قلب کیلئے مضر بھی ہے، ڈاکٹر ڈی، بی ڈارٹ نے ایڈنبرو جنرل میڈیکل میں ذکر کیا ہے کہ اسپیرین کے کثرت استعمال سے دانتوں کا روغنی پالش اور وہ ساخت جو چونا سے بنتی ہے، اس کی حالت سے تباہ ہو جاتے ہیں، اس

کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دانت بہت جلد کھو اور بڑا سیدھا ہو جاتے ہیں اور اگر
 بہت سڑنے لگتے ہیں، اس لئے اسپرین کا استعمال کسے وقت پر ضرور
 رہے، کہ اسپرین دانتوں کو نہ لگے، اس کا بہترین طریق استعمال یہ ہے کہ اس
 کپچ میں بند کر کے استعمال کیا جائے، مگر مضبوط قلب پر بھی اس کے
 دودھ کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے، دودھ کی دہنیست دانتوں کو
 کے اثر سے محفوظ رکھے گی، اگر کیپشول دل سکے، تو دودھ کی بالائی
 لپٹ کر دے دینا چاہیے ورنہ دانت اسپرین کے مضر اثرات سے محفوظ
 رہ سکیں گے،

دودھ کے مضر اثرات

دودھ بدن کی غذا ہے اور طاقت پہنچاتا ہے، اور صحت جسمانی کا
 معاون ہے، مگر دودھ کی کثرت دانتوں کی صحت اور صفائی کیلئے نقصان
 دہ ہے کیونکہ دودھ کی چکنائی دانتوں کو لگ کر انہیں خراب کر دیتی ہے
 اور وہ صاف نہیں رہتے، اس کے بعد جو غذا کھائی جاتی ہے، وہ دانتوں
 سے چھٹ جاتی ہے، اول بچہ ہستہ آہستہ دانتوں پر میل اور کثافت جم جاتی
 ہے، جو جلد انگلی سے صاف نہیں ہو سکتی، اس کا علاج یہ ہے کہ دودھ
 پینے کے بعد گرم پانی سے دانتوں کو دھو کر مسواک یا برش سے صاف کریں
 دودھ پینے کے بعد دانتوں کو صاف کرنا حدیث نبوی سے بھی ثابت ہے۔

گوشت کا اثر دانتوں پر

گوشت بھی جسم انسانی کی بہترین اور عمدہ غذا ہے، مگر اس کی کثرت
 دانتوں کو خراب کر دیتی ہے، خصوصاً بونی تو دانتوں کو بہت نقصان
 پہنچاتی ہے، گوشت کے لیشہ دانتوں میں چھنس جاتے ہیں، اور وہ

بہت جلد عفونت پیدا کر دیتے ہیں۔ جس سے دانتوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ متورم ہو جاتے ہیں، اور دانت بل جاتے ہیں، غذا چبانی مشکل ہوتی ہے۔ گوشت کھانے کے بعد دانتوں کو جلد صاف کریں، اور ضلال انفرتی سے ریشہ نکال دیں، اس کے بعد الچی خورد کیا کوئی خوشبودار تین روایتیں گرا اور شکر کا اثر

عوض شکر کا کثرت سے استعمال کرنے والے اور میٹھا میوں کے شوقین حضرات بھی دانتوں کو خراب کر لیتے ہیں، اگر کھانے والے لوگوں کو تامل اسنان کا مرض ملتا ہے، دانتوں میں سوراخ پڑ جاتے ہیں اور دانت بوسیدہ ہو کر جھڑنے لگ جاتے ہیں، پنج دندان سے پیدا ہوا کجرا آتا ہے، مسوڑے متورم ہو جاتے ہیں، اور درد کرنے لگتے ہیں، جو لوگ کثرت نزلہ اور دوسرے اسباب کی وجہ سے دانتوں کے درمیان مبتلا ہوتے ہیں، ان کو گڑ اور میٹھا پانی سے ضرور پرہیز کرنا چاہیے۔
الغرض دانتوں کی صحت کی خلاف یہ چار چیزیں بکثرت پانی پانی ہیں، ان سے حتی الوسع احتیاط برتیں، (۱) اسپرین (۲) دودھ (۳) گڑ (۴) شکر، اگر نزلہ ہو تو اخراج نزلہ کی کوشش کریں، اور قیض کشا ادویہ جو نزلہ کو خارج کرتی ہیں، استعمال کریں، باقی مضرات کی احتیاطی تدابیر اور پرہیز کر دی گئی ہیں، ان پر وقت ضرورت عمل کرتے رہیں،

دانتوں کے امراض

دانتوں میں عموماً یہ بیماریاں کثرت سے پائی جاتی ہیں، درد اسنان، کاکل و لغت اسنان، تقح اللشہ، دیاپیوریا، تحرک اسنان، حشر اسنان، دانتوں پر میل یا زردی جم جانا، ورم اللشہ، قرع اللشہ، خون بہنا، بد بوی، دہ لہ بھائی، مارفا، فافو، و دارجن اس کا کچھ بہت ملکیت ہو، ہر گھڑی موجود رہنے کے

ان میں سے کچھ تین چار امراض مسوڑوں سے تعلق رکھتے ہیں
بالواسطہ ان کا تعلق دانتوں سے ہی ہے،

درد اسنان

دانتوں کا درد، بعد قسم کا ہے، اقل سافج دوم مادی، سافج
ہے جو عارضی ہو مثلاً سردی گرمی کے لگنے سے درد پیدا ہو جائے
کسی نے برف کا استعمال کیا، یا گرم گرم اشیاء کھالیں، بعض
سرد پانی سے دانتوں میں درد ہونے لگتا ہے، اور بعض کو گرم پانی
دانتوں میں تکلیف ہو جاتی ہے، یہ درد عارضی ہے اس کو سافج
علاج۔ اگر سردی کی وجہ سے درد ہو، تو گرم اشیاء کا استعمال کریں
قسط، عقرقرہ یا لالک میں کردانتوں پر ملیں، اور عقرقرہ پانی میں
دے کر نیم گرم جو شاندر سے کلیاں کریں، اور اگر گرم پانی سے دانت درد
سہ کر کے کلیاں کریں یا کافور میں، کٹھے یا لیموں کے پتے چبائیں، دوم
قسم مادی ہے، یہ اخلاط سے پیدا ہوتا ہے، اس کا علاج تنقیہ اور
ہے، حسب اخلاط تنقیہ کریں، کوئی دوڑے مسہل کھلائیں، پھر حسب
سنتون دانتوں پر ملیں، اگر دانتوں کی جڑیں خون جمع ہونے سے درد
جائے، تو سرارویارگ چار بند کا قصد کریں، کنپٹی پر پچھلے لگوائیں
پھر سے خون نکھوائیں، اگر زیر زبان کا خون نکالیں، صفر اوی مناج کو
ملی سوتے وقت ۹ ماشہ سے لے کر اٹولہ تک کھلائیں بلغمی مزاج کو ساد
یا ساج کھلایا کریں ان کا طریق استعمال یہ ہے، کہ رات کو سوتے وقت
دلیاں گرم پانی سے کھلائیں، دو من، دان، مر تنقیہ ہو جائے گا

اور گھر بہت سے گزرتے ہوں، تو اس فرار سے علی الفور سکون ہو جائے
 درد اور درم ہمارا ہوتا ہے،
 (۷) مخجن دافع درد استان ہر قسم۔ نمک ملی، نمک سوچیں، نمک
 ہر یک ۲-۲ تولے لال مرچ، تولے۔ سب کو ایک کوزہ کی میں بند کر
 حکومت کر کے دس سیر اوپوں کی آگ دیں، سو کر کے نکال کر میں
 اور درد زدہ دانتوں پر دلاسی دوا اٹکی سے آہستہ آہستہ ملیں، علی
 کرتے جائیں بفضلہ تعالیٰ درد فی الفور ساکن ہوگا، اور کرم مرعاشی
 (۸) دافع درد استان = لونگ، جانتفل، سوہاگہ، کافور، اجوائن
 گیر و ست اجوائن، ہسلوی، اوزن، کرکریب، ہر ایک دوا چھوٹے
 میں کر ملیں، پھر خوب کھل کریں، تاکہ دوا مثل غبار ہو جائے، درد
 وقت بخوش اسایہ مخجن لے کر دانتوں پر آہستہ آہستہ ملیں۔ اور لھا
 باہر گرتے جائیں، فواید۔ اس کے استعمال سے درد فی الفور سا
 جائے گا، پانی سرد لگنا بند ہو جائے گا۔ کرم مرعاشی گے،
 (۹) کار باکلیسٹ، ماشہ، کافور، ماشہ، است اجوائن، رتی، شیشی میں سب
 لکھ لیں، سب دوائیں حل ہو جائیں گی، بوقت ضرورت روتی سے
 کے دانتوں پر لگائیں اور سوڑوں کی جڑ کر دیں، فواید۔ دافع
 اور خصوصاً ریاہی درد کو فی الفور ساکن کرتا ہے، یہ نسخہ بہت مختصر
 جامع الفوائد ہے، اور اپنی نظیر نہیں رکھتا،
 انگریزی نسخے برائے درد دندان
 (۱) پھر کرکریب، ادش شیشی میں ڈال کر کارک مضبوط سے بند کریں
 کارک شیشے کا ہو تو بہتر ہے، کیونکہ یہ دوائی بہت تیز ہے، اس میں

انت کے سولہ
 کی تیزی سے
 سے دھو کر
 لیں تاکہ دلی
 خسار کے
 فوراً تسکین
 سپردی شوشہ
 دانتوں پر
 نہ لگے گا،
 پچھلے
 ماشہ سب
 دوزخ سے
 اور بیکے
 ماشہ
 کرکریب
 خوش کے
 سکریں
 چینی

کر حل کریں اور بھر ضرورت کے وقت روٹی سے ترک کر کے دانت کے سواغ
میں رکھیں اور دینی الفور ساکن ہو جائے گا، اگر منہ میں دوا کی تیزی سے
چھالے یا خراش ہو جائے تو سوڈا یا بیکارب یا بجی کے پانی سے دھو کر
دوا دانت کے اندر رکھتے ہوئے بڑی احتیاط سے کام لیں تاکہ دانی
دانت کے پورے دہر منہ میں نہ لگا جائے اس سے زبان اور رخسار کے
اندرونی حصہ پر چھالے پر چھالنے کا خطرہ ہے،

(۳) یہ نسخہ نہایت عجیب و غریب ہے جو دانتوں کے درد کو فوراً تسکین
دیتا ہے، سرد پانی گنا بند ہو جاتا ہے اور سہل الحصول ہے، سپاری بختم
جھاوہ سوختہ نمک سوختہ تینوں کو پیس کر ملا لیں رتی بھر دانتوں پر
ملیں، اس کے استعمال سے درد جاتا ہے گا، اور ٹھنڈا پانی نہ لگے گا،
(۴) سنون دافع درد اسنان۔ سنگبراجست سوختہ، اتولہ پشکری
بریان ۵ تولہ عقرقرہ ۵ تولہ لونگ ۱۰ تولہ کافور اتولہ تونیا سبز ۳ ماشہ سب
کو پیس کر مچن بنائیں، بوقت ضرورت ہم رتی دانتوں پر ملیں، اور منہ سے
جو گندہ لطاب نکلے اسے باہر پھینکتے جائیں،

فوائد۔ دافع درد اسنان ہے اور خون بہنے کو روکتا ہے، پانی اور دیگر
زخموں کو مندمل کرتا ہے،

(۵) نغزہ عجیب دافع درد اسنان۔ سرکہ خالص، اتولہ نمک، ماشہ
کافور، ماشہ گل سرخ خشک، اتولہ خالہ گندم، اتولہ برگ کشا تانہ، ۳ عدد تر کریم
تیاری، گل سرخ۔ خالہ گندم اور کھٹے کے پتوں کو آدھ سیر پانی میں جوش دے
کر کپڑا بھان کریں، پھر سرکہ نمک اور کافور و کریم گرم ہوشانده سے نغزہ کریں
فوائد۔ مسوڑے متورم ہوں، دانت درد کرتے ہوں، دن رات بے چینی

اور گہ

درد اور

منہ

(۶)

پر کی

ٹھکی

اور

گرا

(۷)

گیو

پیر

وقر

بار

جا

(۸)

رک

ک

ا

ا

ا

ا

ا

ا

ا

ا

کوئی دوائے سنون دانتوں پر نہیں، صرف دانتوں پر دوائے سے یا دانتوں
کے سوراخ بھرنے سے فائدہ نہ دے گا چونکہ دانت کا تنقیہ کامل نہ کیا جائے
جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے، تنقیہ نام کے بعد دوا خود بخود ہوتا ہے
یہ کلی اصول ہے، اور بہت صحیح ہے، مگر لوگ اس کی بہت غلطیاں
اصل الاصول علاج جو اطباء متقدمین میں ملتا ہے وہ یہی ہے کہ
مزاج مادی کی وجہ سے اگر دانتوں میں درد پیدا ہو، تو اس کے لئے تنقیہ
حد ضروری ہے، اس کے بعد کسی دوا کے لگانے کی ضرورت نہیں
یونہی طریق علاج اس بارے میں بیکار یا ثابت ہوا ہے،
اب ہم ہر قسم کے نسخہ جات تحریر کرتے ہیں، جو دانتوں کے درد
مفید ثابت ہو چکے ہیں،

اگر سوزش یا التهاب کہنہ (کراٹک انکلامیشن) کے باعث دانت
میں درد پیدا ہو جائے، تو یہ نسخہ بڑا مفید ہے،
(۱) سلفورک ایسڈ تیزاب گندہک، ۳۰ حصہ سلفیٹ آف مار
حصہ پلو ایلم ریپیکری، ۱۰ حصہ، ترکیب تیاری، پچھلے کی خوب
کر لیں، پھر ایک شیشی میں تیزاب ڈال کر اس پر مار فیا اور پچھلے
پسی ہوئی ملا کر حل کریں، اب دوا تیار ہے، بوقت ضرورت دانت
صاف کر کے ایک قطرہ بھر دوا روئی میں لگا کر نہایت احتیاط
دانت کے سوراخ میں لگے دیں، ایک دو بار لگانے سے آرام
گیا، مگر دوا تیز ہے، احتیاط سے لگائیں،

(۲) آئل آف کوز درون لوگ، ۳۰ قطرے، سہرٹ آف نامٹر
ایسی ٹیٹ آف مار فیا، ۶ قطرے، ان تمام دواؤں کو ایک شیشی

لکھتے ہیں، مگر

سازج وہ
یلتے، جب
سوفیوں کو
م پانی سے
بجھنے ہیں
سکین مثلاً
س جوش
د کبیل تو
وسری
تعیل
ب مزاج
بیدا ہو
وینوں
الفضل
حب
نہ
ہواد
لیٹ

اور گھبراہٹ سے گزرتے ہوں، تو اس غرغری سے فی الفور سکون ہو جاتا ہے۔
 درد اور درم جاننا بہت ناسپہ،
 (۷) منجن دافع درد اسنان ہر قسم = نمک ٹلی، نمک سوچن، نمک سیاہ
 ہر یک ۲-۲ تولے لال مرچ ۶ تولے۔ سب کو ایک کوزہ گلی میں بند کر کے
 گھومتے کر کے دس سیر اوپوں کی آگس دیں، سو کر کے ٹیکل کر لیں لیں،
 (۸) درد وزدہ دانتوں پر ذرا سی دوا انگلی سے آہستہ آہستہ ملیں، لعاب
 گرتے جائیں بفضاء تعالیٰ درد فی الفور ساکن ہوگا، اور کرم مرچا بیٹھے،
 (۹) دافع درد اسنان = لونگ، جاتفل، سوہاگہ، کافور، اجواثن خراسانی
 گیر، ست اجواثن، مساوی اوزان، کرکریب، ہر ایک دوا علیحدہ علیحدہ
 پس کر ملیں، پھر خوب کھل کریں، تاکہ دوا مثل غبار ہو جائے، درد کے
 وقت تھوڑا سا یہ منجن لے کر دانتوں پر آہستہ آہستہ ملیں۔ اور لعاب
 باہر گرتے جائیں، فواید۔ اس کے استعمال سے درد فی الفور ساکن ہو
 جائے گا، پانی سرد لگنا بند ہو جائے گا۔ کرم مرچا بیٹھے گے،
 (۱۰) کاربالکٹیسٹ، ماشہ، کافور، ماشہ، ست اجواثن، رقی، شیشی میں سب کو ملا کر
 لکھ لیں، سب دوائیں حل ہو جائیں گی، بوقت ضرورت روتی سے تر کر
 کے دانتوں پر لگائیں اور مسوڑوں کی جڑ تر لیں، فواید۔ دافع درد، کرم
 اور خصوصاً ریاحی درد کو فی الفور ساکن کرتا ہے، یہ نسخہ بہت مختصر ہے مگر
 جامع الفوائد ہے، اور اپنی نظیر نہیں رکھتا،

انگریزی نسخے برائے درد دنداں

(۱) انگریز ٹیپیکم، اوشن شیشی میں ڈال کر کارک مضبوط ستہ بند کریں، اگر
 کارک شیشے کا ہو تو بہتر ہے، کیونکہ یہ دوائی بہت نیر ہے، اس میں احتیاط

بڑی ضرورت ہے، ترکیب استعمال : دس کے وقت ابوند روئی میں
 کر دانتوں پر لگائیں، اگر سوراخ ہو تو اس میں پھویرہ تر کر کے رکھ دیں،
 بفضلہ تعالیٰ درد کو سکون ہوگا، یہ دوا نہایت مفید اور زود اثر ہے،
 میں نے اکثر بازاری دوا فروشوں کو اس سے ہزاروں روپے کمائے
 دیکھا ہے، بڑے معرکے کی چیز ہے،

(۶) دافع درد دندان : کار بالک ایسٹ، ڈرام، کافور عمدہ قسم اول
 ڈرام، دونوں کو ملا کر شیشی میں ڈال دیں، حل ہو کر تیل بن جائے گا، ترکیب
 استعمال : درد کے وقت روئی کا پھویرہ تر کر کے دانتوں پر لگائیں، اور
 اگر سوراخ ہو تو اس میں رکھ دیں، درد فی الفور ساکن ہوگا، نہایت مفید
 نسخہ ہے،

(۳) برائے درد دندان : ست اجائن، کافور، دونوں کو ایک شیشی میں
 ڈال دیں، بخوری دیر بعد حل ہو جائیں گے، بوقت ضرورت روئی کا
 پھویرہ تر کر کے دانتوں پر لگائیں، ششاد شدہ و تخم جائے گا، یہ دوا بے
 ضرر اور بچہ مفید ہے،

(۴) دافع درد دندان : روغن لونگ ولایتی کا ایک قطرہ دانت پر
 لگائیں، درد ساکن ہو جائے گا اور کرم مر جائیں گے نہایت مفید چیز ہے،

(۵) دافع درد دندان : افیم ماشہ، روغن گل ۳ ماشہ، روغن
 خشکاش ۳ ماشہ، روغن کاہو ۳ ماشہ، ترکیب تیاری افیون کو قدر
 سرکہ میں حل کریں، پھر تمام روغن ملا کر شیشی میں ڈالیں، بوقت
 ضرورت، روئی کا پھویرہ تر کر کے دانتوں پر لگائیں، اگر سوراخ ہے
 تو اس میں پھویرہ رکھیں، درد فی الفور موقوف ہو جائے گا،

مرض اسنان

اس مرض میں دانتوں پر زردیل جم جاتا ہے، اور دانت کند ہو جاتے ہیں، اس دسل کے تاثرات غلیظہ معدہ میں جا کر متعفن ہوا پیدا کر دیتے ہیں اور پھر یہ تکلیف دہ مرض بن جاتا ہے اس کا سبب دانتوں کا صاف نہ کرنا ہے، جس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے، اس کا علاج یہ ہے کہ اول دانتوں پر جو دسل جمی ہوئی ہو۔ اُسے لائق معالج سے صاف کر لیں پھر علاج کی طرف متوجہ ہوں، اب ہم چیدہ چیدہ نسخے اس مرض کے دفعہ کیلئے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں، تاکہ وہ ان سے بوقت ضرورت مستفید ہو سکیں۔
(۱) سنون السہک - یہ مہجن کرم خوردہ دانتوں اور قروح نشہ راہیہ اور دانتوں کے درد کے لئے بجد مفید و سہیل ہے اور اطباء کا معمول مطلب ہے اور نہایت مختصر و سہل الحصول ہے،

پچھلی کا کاٹھا بھلایا ہوا ایک تولہ کچلہ بھلایا ہوا ایک تولہ توتیا سبز بریاں مافے اکھڑ سفیدہ ماشہ ہر ایک دو کو علیحدہ علیحدہ پیس کر ہر ایک کرید پھر ایک جگہ ملا کر ان کو خوب کھل کر لیں تاکہ غبار سا ہو جائیں، اب د تیار ہے، اسے شیشی میں ڈال کر محفوظ رکھیں، بوقت ضرورت و دین لگی انگلی سے دانتوں اور مسوڑوں پر آہستہ آہستہ ملیں، اس کے استعمال سے پیپ بند ہو جائے گی، زخم مندمل ہو جائیں گے، بدبو اور تعفن دور ہو جائے گا، اور گلا ہوا گوشت دور ہو کر صاف تانہ گوشت پیدا ہو جائے گا۔ اور مسوڑوں کی جڑیں جو گوشت کے گلنے سے نشی ہو چکی ہیں پڑ ہو جائیں گی،

(۲) سنون قشیر بادام - چھ اکا بادام ۵ تولے سپاری د عذمان

خنازیر میں سکری (سوسٹوں سے خون آنا) پارہ کی سمیت، رسپیور
اور بلاد کے مضرت بھی ہیں، اصل سبب یہ ہے کہ خون میں جس چیز
سے سمیت اور تعفن پیدا ہوگا، اس پر دانتوں کی صفائی سے عام غفلت
اور لا پرواہی برتی جائے گی وہی اس موذی مرض کا سبب ہوگا،
نسخہ جات پائپوریا

(۱) ست جوان ۶ رتی پانی ۲۰ - انس کافور ایک ٹمبیہ - اول کافور
اور ست جوان کو بوتل میں یا کھریل میں ڈال کر خوب مل کریں پھر آہستہ
آہستہ پانی ملائیں، اس میال کا ایک حصہ چار گنا پانی ملا کر گھسیٹ لیں،
(۲) سہاگہ ۲ ماشہ، لائٹ میگنیشیم کارب ۱ ماشہ، ست جوان ۱۰ رتی تعفن
دار ۵ پونڈ، چمک مصطفیٰ ۲۔ تولے سب کو میں کر مخن بنا کر شہد خالص
یا گلیسرین ملا کر دانتوں پر ملیں، دافع پائپوریا ہے۔
(۳) چاک اتولہ پشکری اتولہ کافور ۴ ماشہ مخن بنا کر ملیں مسوڑوں کا خون
اور تعفن دور ہوگا،

(۴) سہاگہ ۱ ڈرام پشکری ۱ ڈرام فلفل سیاہ ۱ ماشہ چاک ۹ ماشہ سب
کو پیس کر دو نو وقت دانتوں پر ملیں، اس سے دانت مضبوط ہو جائیں
گے، اور خون بند ہو جائے گا،

(۵) چھال بادام سوختہ ۲ تولہ مار دیم سوختہ سپاری سوختہ پشکری سرکہ میں
جلائی ہوئی، فلفل سیاہ، چھلکا الائچی خورد سوختہ زہرہ سفید نیم بریاں نمک
لاہوری ہریک اتولہ سب کو علیحدہ علیحدہ بار یکسریں کر ملا لیں، اور خیشی
میں محفوظ رکھیں، روزانہ دو وقت دانتوں پر ملیں، یہ مخن نہایت اعلیٰ ہے،
(۶) مرکی، نوشادر، جڑے سوس، ہڑیل شرح، غفر قرعہ مساوی الوزن

مواد دانتوں سے مل کر معدہ میں اپنا اثر کھیلا دیتا ہے، جن سے معدہ کی
 ساخت بگڑ جاتی ہے، اور منہ منہ شدہ غذا کے ہمراہ مرض کے جراثیم بیلے
 بدن میں سرایت کر جاتے ہیں، جو طرح طرح کی بیماریاں پیدا کر دیتے ہیں،
اسباب پانی اور یا یا آ کلنے الفم

منہ اور دانتوں کا سیلا رہنا۔ اور گندہ ہونا، کھانا کھانے سے اول
 اور بعد اگر دانتوں کو صاف نہ کیا جائے، تو غذا کے ذرات دانتوں میں
 پھنس کر متعفن ہو جاتے ہیں، اور گندے ہو کر خراش پیدا کر دیتے ہیں، اگر
 مسواک وغیرہ سے دانتوں کو صاف نہ کیا جائے گا، تو رفتہ رفتہ ان کی
 جڑوں پر زرد رنگ کا سخت میل جم جائیگا، اور مسوڑوں کو خراب کر دیگا
 مسوڑوں کی جلد اس میل کے نیچے دب کر مردہ ہو جائے گی، اور میل کے
 دباؤ کی وجہ سے مسوڑوں کے اندر خون حرکت پیدا نہ کر سکے گا، آخر
 متعفن اور گندہ ہو کر ان میں اول زخم پھر سپسید پیدا کر دے گا،
 غرضیکہ یہ اسباب اس کا موجب ہو کرتے ہیں،

- (۱) دانت اور منہ صاف رکھنا (۲) دانتوں پر میل کی موجودگی (۳) برش
- کا استعمال (۴) دوسرے شخصوں کی مسواک استعمال کرنا (۵) مستعملہ
- مسواک استعمال کرنا (۶) کھانے کے بعد دانت اور منہ صاف نہ کرنا،
- (۷) قابض اور ترش اور تیز مصالحہ دار اشیاء کا زیادہ استعمال کرنا (۸)
- بہی پھل، ہاسی گوشت، خصوصاً گائے کا گوشت زیادہ استعمال کرنا،
- (۹) شیرین اشیاء مثلاً گڑ، کھانڈ، میار وغیرہ کا زیادہ استعمال کرنا (۱۰)
- شراب نوشی (۱۱) گھٹیا، سوزاک یا تشک، وغیرہ سستی امراض کا لاحق
- ہونا اس کے علاوہ اس مرض یعنی پائیوریہ (قروح لثہ) کا سبب تشک

سبز و عدد پچھترائی برہاں اولیٰ سنگ جراح سوختہ ۲ تولہ گوشت خورہ
 تولہ توتیا سبز برہاں ۳ ماشہ کافور ۳ ماشہ، ترکیب تیاری حسب ذیل
 ہے، اول چھلکا بادام اور سپاریاں کوزہ میں بند کر کے جلا لیں، پھر
 پچھترائی تو سے پر رکھ کر سرکہ ڈال کر جلا لیں، سنگ جراح کو لہلوں پر رکھ کر
 سوختہ کریں، اور توتیا تو سے پر بریاں کریں، پھر ایک ایک دو اپیس کر ملتے
 جائیں، اور ملا کر کھل میں یک جا بن کر کے شیشی میں ڈال لیں، بلور بوقت
 ضرورت و انتول پر آہستہ آہستہ ملیں،

پانی اور یا۔ گوشت خورہ

نام اس مرض کا نام آکھ یعنی گوشت خورہ ہے، انگریزی میں اسے
 پائیموریا کہتے ہیں تعریف، اس مرض میں اول مسوڑے متورم ہو جاتے ہیں
 ان کے اندر ایک غیر اخل مادہ آکر جمع ہو جاتا ہے، یا خون فاسد آکر مسوڑوں
 کے گوشت میں ٹھیکر متعفن اور بدبودار ہو جاتا ہے، اس سے مسوڑے اول
 اول سرخ ہو جاتے ہیں اور بعد کے معلوم ہوتے ہیں، مسوڑوں کے مقام پر
 دانتوں کو درد محسوس ہوتا ہے، جب یہ مرض پہلا درجہ طے کر جاتا ہے تو پھر
 مسوڑے ٹھیکر ہو جاتے ہیں، اور بعد ان سے کچھوٹا ہوتا ہے پھر متعفن ہو
 کر پیپ پڑ جاتی ہے، اور نہ سے بد بو آنے لگتی ہے،

افسوس کہ اس مرض میں بہت صحت کے لئے بہت خطرناک ہے، معہذا اور
 انتقال کی بہت سی دیا ریاں اس سے پیدا ہو جاتی ہیں خون میں پیپ
 کی بہت سرایت کر جاتی ہے، پھیپھڑے کی سل اور آنتوں کی سل اور
 ذی الاسار و غیرہ کئی امراض اس کا ثاقب کرتے ہیں، لیکن عوام اس
 کے اظہار و عواقب سے اکثر بے خبر اور غافل رہتے ہیں، قدامت کے ہمراہ سنی

سب کو کوٹ پیس کر شیشی میں محفوظ رکھیں ضرورت کیوقت مسوڑوں
اور دانتوں پر ملتے رہیں، آکلمہ ناصور کے لئے بید مفید ہے مسوڑوں کا
خون بند کرتا ہے،

(۷) سنون دیگر برائے امراض مذکورہ = جڑ سوسن، عقرقرہ، ہر
یک ۳ ماشہ، پشکڑی گلنار، مارو سماق ہر ایک، ماشہ سب کو کوٹ
پیس کر منجن بنا کر دانتوں پر ملیں، آکلمہ، ناصور، اور خون آنے کو مفید ہے،
(۸) منجن خوشبودار = روتا آٹے ہنستا مہائے، خون بہنے اور
درد کو مفید ہے، حالبس دم ہے، فلفل سیاہ ۳ ماشہ کافور ۳ ماشہ پشکڑی
۶ ماشہ، لاکھٹیش آٹیل ۱۰ بوند سوڈا یا نیکارب ۶ ماشے سپاری سوختہ
اتولہ چاک عمدہ خالص صاف شدہ ۲ تولہ سب کو پیس کر ملا لو، اور مسوڑوں
اور دانتوں پر ملو،

(۹) سنون مضمفی = پوست اخروٹ اتولہ کچلہ اتولہ طوطیا سبز اتولہ
پشکڑی سفید اتولہ مارو سبز اتولہ برگ شبت ۲ تولہ سب کو پیس کر کوزہ
گلی میں گٹکت کر کے ۵ ہیر کی آگ دیں، سرد ہونے پر نکال کر پیس لیں
صبح شام انگلی سے دانتوں اور مسوڑوں پر ملیں، آدھ گھنٹہ تک پانی نہ پیئیں۔
اس کے ساتھ کھالے کا نسخہ بھی استعمال کریں، صبح شام جوارش
جالیئوس اور معجون فلاسفہ ۵-۵ ماشہ کھائیں، کم از کم ۲۱ دن ضرور
استعمال کریں،

(۱۰) اکسیر یا بیوریا = ایک دوست عرصہ سے تجربہ شدہ استعمال کر رہے
ہیں، ان کا کئی سال کا تجربہ ہے، اس نے اطباء اور ڈاکٹروں کو حیرت پر
آں پایا ہے، کتہ ازروت، دم الاخوین، گلنار، کافور، سنگ جراح، بلاد

ہار و سہار، توتیا، پھٹکڑی، سیلی، سیانی، ہوزن، پچشکری، ہریاں، کلبہ، کچا
 اوویہ پس کر ملا کر کوزہ گلی میں بند کر کے ^{معلیٰ} کھست کریں، اور ۳ سیر اوٹوں
 میں جلا لیں، پھر پس کر دانتوں اور سوڑوں پر ملیں،

ماستورہ خواہ کسی قسم کا ہو۔ دانتوں کی جڑیں نیکی ہو گئی ہوں، منہ سے بو
 آ رہی ہو، سوڑوں میں پیپ پڑ گئی ہو، دانت ملتے ہوں سب کے لئے مفید ہے
 (۱۱) **منجن بجلی دندان** = اس منجن کے استعمال کرنے سے دانت خوب

صاف رہتے ہیں، دانتوں پر پیل نہیں جمتا، اور نہایت آسان اور سستا
 نسخہ ہے، بکرے کی ٹانگ کی گلی سے کر آگ میں رکھ کر جلا لیں، جب کوبلہ
 ہو جائے، نکال لیں، زیادہ دیر تک نہ جلا لیں جس سے سفید ہو جائے پھر

اسی قدر جلا لیں کہ سیاہ کوبلہ ہو جائے، پھر اس کو پس کر وزن کریں، پھر
 اس کا آٹھواں حصہ نمک لٹا ہو ری اور کالی مرچ پس کر ملا لیں، منجن بنا کر
 شبی میں رکھیں، صبح شام دانتوں پر ملیں، منجن عالی و مصطفیٰ دندان ہے
 اگر نمک کو شیر مدار میں ترو خشک کر کے کوزہ گلی میں بند کر کے آگ
 میں جلا لیں، تو فایده میں بالآخر ہو جائے گا، اور وجع اسنان کی خاص دوا
 بن جائے گی، جن لوگوں کے دانت سرد پانی سے درد کریں، یا سرد ہو مضر
 ہو، ان کو یہ منجن نہایت نافع ہے،

(۱۲) **منجن اکسیری** = یہ منجن جملہ امراض دندان کے لئے مفید ہے۔
 مثلاً دانت ہلنا، گوشت خورد، ورم لثہ، قروح لثہ، پیپ، درد، بد بو
 دہن، سیلان خون، اور دانت کھوکھرے ہونے کے لئے، کرم دندان
 بوسیدگی، درد جڑ دندان وغیرہ امراض کے لئے بجز سفید و نافع ہے،
 پھٹکڑی، سپاری، سونٹہ، مارو، عطر قرعہ، کنڈر، فلک، کسکڑی

لکھنوی، زہر سیاہ و سفید، گل سرخ، کتابہ، الاچی خورو، طباشیر، تخم
 ستر، بکتر تخم انبی، بیجہ، توتیا، تمباکو سوختہ، سمندہ کل، مسخران، کوہن
 دم الاخون، سوچرس، کتف، گلنار، پیلہ زرد، آملہ، حنا، کشنیز، ہر ایک
 تولہ سب کو پیس کر سنون بنا کر دانتوں پر ملا کریں، نہایت کسیر ہے،
 سنون اسمکسا، یہ بیج کرم خوروہ دانتوں اور پائیوریا (قرح
 لشم) اور دانتوں کے درد کے لئے بیحد مفید و بیحد مل و مجرب ہے، اور
 نہایت مختصر کم قیمت اور سہل الحصول ہے، اور غواہ میں بظہیر ہے،
 پختلی بکاکا شا جلا، ہوا ایک تولہ کچا جلا یا ہوا ایک تولہ توتیا سبز جلا یا
 ہوا چھ ماشے، سب کو علیحدہ علیحدہ پیس کر خوب کھل کر کے محفوظ
 رکھیں، اور بوقت ضرورت استعمال کریں،

(۱۳) پشکڑی اور نمک ملا کر پانی میں حل کر کے کلیاں کرنا بھی نفع مند ہے
 (۱۴) پشکڑی بریاں اور سوہم کہ بریاں یا بورک ایسٹ ملا کر پانی میں حل
 کریں، اور کلیاں کریں بہت فائدہ ہوگا۔

(۱۵) اگر تولہ بھر سرکہ نمک ایک چھٹانک، روغن سرسوں ۲ تولہ میں حل کریں اور
 انگی سے دانتوں اور مسوڑوں پر ملا کریں تو دانت جملہ امراض سے
 محفوظ رہیں گے،

(۱۶) ایروٹیک ایسٹیفیورک ٹائیٹیوٹا، یہ ایک نہایت مفید
 دوا ہے، جو تجربہ سے مفید ثابت ہو چکی ہے، اس دوا کو روٹی کی پھریری
 سے مسوڑوں پر اور دانتوں کے سوراخوں کے اندر لگانا چاہئے،
 اگر مسوڑے زخمی ہو چکے ہوں، تو ڈنٹیل کریم مسوڑوں پر انکلی سے
 ملیں، اور کچھ عرصہ بعد کلی کریں،

(۱۸) کالی نوس ٹوٹھ پیسٹ = یہ ایک شیریں مزیدار دانتوں کی
 کریم ہے، یہ روزانہ استعمال کی جاتی ہے، یہ قاتل جراثیم بھی ہے، اور
 مسوڑوں پر مضبوط بناتی ہے، اور دانتوں کو صاف اور چمکدار کرتی ہے،
 (۱۹) گزالیس - آکر ٹوٹھ پیسٹ = یہ مسوڑوں کے ورم اور دیگر
 امراض و لدان میں بہت فائدہ مند ہے، یہ اس قدر فائدہ مند
 ہے، کہ اس کے استعمال سے سوچے ہوئے اور دردناک مسوڑے
 صرف تین دن میں ٹھیک ہو گئے، اس کا استعمال عرصہ تک کرنا چاہیے
 لنگلی بے مسوڑوں پر مالش کیا کریں یہ دوا لنگریزی دوا ٹوٹھ پیسٹ کی۔
 (۲۰) قاربان ٹوٹھ پیسٹ = یہ دوا امریکہ سے بن کر آئی ہے،
 بانیوں کا مرض اس کے استعمال سے جڑ سے اکھڑ جاتا ہے، یہ مسوڑوں
 کے زخموں کو مندمل کرنے والی چیز ہے، ملتے ہوئے دانتوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا
 (۲۱) ای پوٹھی لول ڈیٹیل کریم = یہ امریکہ کی بنی ہوئی ہے پارک
 ڈبوس کمپنی نے تیار کی ہے، یہ نہایت عمدہ قاتل جراثیم دوا ہے، اس
 سے منہ اور دانت صاف ستھرے ہو جاتے ہیں،

(۲۲) اس کے علاوہ ایک اور طریقہ بھی رائج ہے، جو (Vaccine Treatment) (ویکسن ٹریٹمنٹ) کہلاتا ہے، یعنی مریضوں کے
 مسوڑوں سے پیپ لے کر اس کے جراثیم کی ویکسن تیار کی جاتی ہے، اور
 پھر اس کے انجکشن لگائے جاتے ہیں، اس طریقہ علاج سے مریضوں کو
 بچہ فائدہ پہنچتا ہے، اور اس زمانے میں تو اسی طریقہ علاج کو زیادہ تر
 ہو رہی ہے، مگر یہ کام ہر ایک ڈاکٹر نہیں کر سکتا اس کے لئے کسی قابل
 علاج کی ضرورت ہوتی ہے، یہ بڑی ہوشیاری کا کام ہے،

کھٹکی، زیرہ سیاہ و سفید، گل سرخ، کبابہ، ملاچی خورد، طباطبائی، تخم
 ستر، مگر تخم انبی، نیمہ، توتیا، تلبا کو سوخته، تمکک، کل، مستران، کوثر
 دم الاون، توپرس، کنگہ، گلزار، پایلہ زرد، آئکہ حنا، کشنیز، ہر ایک
 تولہ رب کو تیس کر سنون بنا کر دانتوں پر ملا کریں، نہایت مفید ہے،
 (۱۴) سنون اسمک، یہ مبین کرم خوردہ دانتوں اور پائیوریا (قرع)
 لشم اور دانتوں کے درد کے لئے سیدھے سفید و سفید مل و مجرب ہے، اور
 نہایت مختصر کم قیمت اور سہل الحصول ہے، اور نواید میں بظاہر ہے،
 پھلی پکا شاہجہاں، ہوا ایک تولہ کچلے جلا یا ہوا ایک تولہ توتیا سبز جلا یا
 ہوا چھ ماہ، سب کو حلینہ علیہ رہیں کہ خوب کھل کر کے محفوظ
 رکھیں، اور بوقت ضرورت استعمال کریں،

(۱۳) پشکڑی اور نمک ملا کر پانی میں حل کر کے کلیاں کرنا بھی نفع مند ہے
 (۱۵) پشکڑی بریاں اور سوٹ کہ بریاں یا پورک ایسٹ ملا کر پانی میں حل
 کریں، اور کلیاں کریں بہت فائدہ ہوگا،

(۱۶) اگر تولہ بھر کر نمک ایک چھٹانک، روغن ہر سوٹ تولہ میں حل کریں اور
 انگی سے دانتوں اور مسوڑوں پر ملا کریں تو دانت جملہ امراض سے
 محفوظ رہیں گے،

(۱۷) ایروٹیک ایسٹ سلفیورک ڈیٹیلوٹا، یہ ایک نہایت مفید
 دوا ہے، جو تجربہ سے مفید ثابت ہو چکی ہے، اس دوا کو روٹی کی پھریری
 سے مسوڑوں پر اور دانتوں کے سوراخوں کے اندر لگانا چاہئے،
 اگر مسوڑے زخمی ہو چکے ہوں، تو ڈیٹیل کریم مسوڑوں پر انگلی سے
 ملیں، اور کچھ عرصہ بعد کی کریں،

ہار و سبز، توتیا، پھلکڑی سیلیب سیاری ہونے پر پھلکڑی میلا کر کھائیں
 اور دیر میں کر ملا کر کوزہ گلی میں بند کر کے کھجکھست کریں، اور ۲ سیر اور پلوں
 میں جلا لیں، پھر چیس کر دانتوں اور سوڑوں پر ملیں،
 مسخوڑہ خواہ کسی قسم کا ہو۔ دانتوں کی جڑیں نکلی ہو گئی ہوں نہ سے ہو
 آ رہی ہو، سوڑوں میں پیپ پڑ گئی ہو، دانت ملتے ہوئے رکھے جائیں، جب کوئلہ
 (۱۱) منجن کی دندان = اس منجن کے استعمال کرنے سے دانت خوب
 صاف رہتے ہیں، دانتوں پر پیل نہیں جستا، اور نہایت آسان اور مست
 نسخہ ہے، بکرے کی ٹانگ کی ٹلی لے کر آگ میں رکھ کر جلا لیں، جب کوئلہ
 ہو جائے، نکال لیں، زیادہ دیر تک نہ جلا لیں جس سے سفید ہو جائے، صرف
 ہی قدر جلا لیں کہ سیاہ کوئلہ ہو جائے، پھر اس کو پیس کر فلتن کریں، پھر
 اس کا آٹھواں حصہ نمک لاہوری اور کالی مرچ پیس کر ملا لیں، منجن بنا کر
 نبشی میں رکھیں، صبح شام دانتوں پر ملیں یہ منجن بخلی و مصفی دندان ہے
 اگر نمک کو شیر مدار میں تر و خشک کر کے کوزہ گلی میں بند کر کے آگ
 میں جلا لیں، تو فواید میں بالائے تر ہو جائے گا، اور وجع اسنان کی خاص دوا
 بن جائے گی، جن لوگوں کے دانت سرد پانی سے درد کریں، یا سرد ہوا سے
 و، ان کو یہ منجن نہایت نافع ہے،

(۱۱) منجن اکسیری = یہ منجن جملہ امراض دندان کے لئے مفید ہے،
 مثلاً دانت ہلنا، گوشت خورد، ورم لثہ، قرع لثہ، پیپ، درد، بدبو
 ہن، سیلان خون، اور دانت کھڑکھڑے ہونے کے لئے، کم دندان
 سیدگی، درد جڑ دندان وغیرہ امراض کے لئے بچہ مفید و نافع ہے،
 پھلکڑی، سیاری سوختہ، مارو، عرق قرعہ، کنڈر، فلفل سیاہ، سیرا میں

کئے زخم گہرے ہوں، مریض سے دوسرے آدمی کے کلام سے شکست
 ہائیمہ خراب ہو، غلہ انعم نہ ہوتی ہو، بھوک شک کے، قویہ نسخہ بہت
 صحت پرست اخلاط تولد کلمہ، تولد طویلیا سہر، تولد پشکر کی سفید تولد، تولد
 برگ شہت تولد، سب ادویہ دشت کر ایک کوزہ گلی میں ڈال کر نوبہ کھانسی
 پرستی کا لپک کریں پھر اسے خشک کر کے ۱۵-۱۶ سیرا و پلوں کی آگ دیں اسے
 آگ کھنڈی جو جائے، تو کوزہ نکال کر دوا کو اس سے باقی طویل
 پھر اسے پیس کر شیشی میں ڈال لیں، صبح شام دانتوں پر آہستہ آہستہ ملیں
 آدھ گھنٹہ تک پانی نہ پیئیں، اس دوا کے استعمال سے گلے ٹھنکے دانت بہت
 ہو جائیں گے اور تباہ گوشت پیدا ہو کر ماسخورہ جاتا رہے گا، اس کے ساتھ
 کا نسخہ استعمال کریں، جو درج ذیل ہے، جو درجش جالینوس، مجموعہ فلاسفہ،
 ماشہ حرق بادیان ۵ تولد کے ساتھ صبح شام ضرور کھائیں،

(۲۷) اکسیر قروح اللہ رپاٹیوریا، یہ دوا کیا ہے، ایک عجیب و غریب
 اور اکسیر الاثر ہے، یہ نسخہ ایک دوسرے کا تجربہ ہے، جو کئی سال سے اس
 استعمال کر رہا ہے، لوگ اس سے صحت یاب ہوتے ہیں، اور دوا میں
 چلے جاتے ہیں، بڑا کٹر لوگ جھران ہیں، کہ یہ کیا عجیب دوا ہے، جو یہ ہے،
 برطل سوختہ اور تباہیاں، پشکر کی ہریاں، سپاری سوختہ، ہر ایک کو غلیں
 علیحدہ پیس کر ملائیں، اور خوب کھل کریں، دوسرا طریقہ تیاری یہ ہے کہ
 سب دوا میں کوزہ میں گھسکت کر کے ایک گڑھا میں دس سیرا و پلوں کی
 آگ دیں، پھر دوا نکال کر پیس لیں، بوقت ضرورت اس دوا کو
 اور مسوڑوں پر آہستہ آہستہ ملیں، اس سے دانت صاف ہو جائیں گے
 ماسخورہ جاتا رہے گا، دانتوں کا ہلنا بند ہو جائے گا، انشا اللہ تعالیٰ

(۲۸) سنون تحفۃ الاسنان و شنب یار
 فلفل سیاہ ۶ ماشے، نیلہ تحفہ ۳ ماشے، مغز تخم کرچہ
 ہریل ۶ ماشے، طباشیر ۶ ماشے، مقصطکی رومی ۶ ماشے، الہی
 سفید ۶ ماشے، گل سرخ ۶ ماشے، سب کو پیس کر غبار کریں اور منہ
 دانتوں پر مل لیا کریں، یہ نسخہ بہت مجرب زود اثر ہے جو دافع درد
 ورم اللہ، ناصور لثہ، سب سے

(۲۹) سنون دافع شکر اسنان و یہ دوا لپٹے ہوئے دانتوں کو
 مضبوط کرنے والی ہے، دانتوں کی بیڑوں کو سخت کرتی ہے، مسوڑوں کے
 زخم اور خون بہنے کو مفید ہے، ہیرپ کو بند کرتی ہے، اور بالکل بے ضرر ہے
 سنگجرات، لادو، گلزار، شنب یریان، کھنکھ سفید، طباشیر، ہیرا کیس، ہنگر
 موختہ، عقرقرعہ، رتوند چینی سوختہ، کھنکھ یا شنی، کوئلہ کیکر، سب کو پیسائی
 وزن لیں، اور ان کو کھل میں غبار کریں، دوا تیار ہے، صبح و شام و دیر
 کو دانتوں پر ملیں،

(۳۰) تنج اللثہ (پانیوریا) = ست اجائن ۶ رتی، پانی گرم ۲۰ اونس
 کافور ایک ٹیکہ، اول کافور اور ست اجائن کو کھل میں ڈال کر خوب حل کریں
 پھر آہستہ آہستہ پانی ملائیں، یہ ایک سیال بن جائے گا، ترکیب بمقتال حسب
 ذیل ہے، ایک حصہ دوا چار گنا پانی گرم میں ملا لیں، یعنی اگر دو البقرہ
 ایک تولہ ہو، تو پانی گرم چار تولے ضرور چاہیے، اسی مقدار سے جس قدر
 چاہیں دوا بڑھالیں، اس دوا سے صبح و شام کھیا کریں، چند روز کے
 استعمال سے کافی حد تک فائدہ ہو جائے گا،
 (۳۱) نسخہ دافع تعفن و مصلح اسنان = یہ نسخہ دانتوں کو مضبوط

کرتا ہے، اور تعفن کو نائل کرتا ہے، سہاگہ بریاں اور ام، شمشیر بریاں اور ام، فلفل سیاہ، ماشہ، چاک و ماشہ، سب کو پیس کر سب دستور دانتوں پر ملیں، اس کے استعمال سے دانت صاف اور سفید ہوجاتے ہیں، خون اور پیپ بند ہوجاتی ہے، نسخہ مختصر یہ مگر عجیب ہے،
 (۳۲) سنون منقوی و دافع قروح لشم = پھال بادام سوختہ ۲ تولہ، مارونیم سوختہ، سپاری سوختہ، پھنکڑی سرکہ میں بریاں کردہ، فلفل سیاہ، پچکا الچی خورد، زبرہ سفید نیم بریاں، نمک لہتوری، ہر ایک ۱ تولہ، سب کو الگ الگ پیس کر شیشی میں ڈال لیں، بوقت ضرورت دانتوں پر صبح و شام ملیں، یہ نسخہ دافع تعفن و پانی اور یا ہے، اور عجیب القویٰ ہے،
 (۳۳) سنون اکسیر الشفا = اکلمہ ناصور (پانی اور یا) کے لئے بیحد مفید ہے، مسوڑوں کا خون بند کرتا ہے، گگے ہوئے گوشت کو صاف کر نہیں داح چیز ہے، گل سرخ، مرکی، نوشادر، جوڑ سوسن، ہڑتال سرخ، عقرقرہ، ہر ایک مساوی وزن لے کر الگ الگ پیس کر ملا لیں، جب مسوڑے گل چکے ہوں، کوئی دوا مفید نہ پڑتی ہو، تو اس وقت یہ منجن نہایت مفید ثابت ہوتا ہے،

(۳۴) سنون خالص = بیج سوسن، عقرقرہ، ۳-۳ ماشہ پھنکڑی، بیان، گلنار، مارون، سماق، ہر ایک، ماشہ سب کو پیس کر منجن بنائیں، بوقت ضرورت حسب دستور ملیں، اکلمہ، ناصور، گوشت خورد اور پپ و خون کو بند کرتا ہے، زخموں کو مندمل کرتا ہے،
 (۳۵) فلافیون = چونہ قلعی آب نارسیدہ، تولہ، ہڑتال سرخ (منسل) قال زرد، سفیدہ کا شغری، آفاقیا، ہر ایک چھ چھ ماشہ سب کو پیس

کر سہرہ انگوری میں حل کر کے خشک کریں جب ابھی طرح خشک ہو جائے تو پیس کر تیشی میں ڈال لیں، پھر مسوڑوں اور دانتوں پر لیں جب مسوڑوں سے پیپ جاری ہو، زخم گہرے ہوں اور بدبو آتی ہو، منہ میں چھالے پڑ گئے ہوں، تالو اور دہن تک گیا ہو، اس وقت اس کو استعمال کریں، مگر احتیاط ضرور رکھیں کہ زخم چھل کر گہرے نہ ہو چائیں اور دوا کی حدت مخالف اثر نہ کرے، کیونکہ یہ دوا نیز ہے جراثیم کو مارتی ہے۔
نوشہ بودار منجن = یہ منجن کیا ہے ایک جادو کی شے ہے، اس کا استعمال حالت میں بھی تھک انسان اور کرم انسان کے لئے نفع مند ہے، نسخہ نہایت سادہ اور ہر جگہ دستیاب ہو جانے والا ہے، سنگ جراحی ۵ تولہ، کاکور ۲ تولہ، قنفل ۵ عدد، الائچی خوردہ ۵ عدد، اول سنگ جراحی کو پیس کر غبار کریں، پھر کاکور پیس کر ملائیں، اس کے بعد قنفل اور الائچی پیس کر ملائیں اور خوب تھکر لیں، اب دوا تیار ہے تیشی میں ڈال لیں، ہلتے ہوئے دانتوں پر لیں، صبح دوپہر اور رات کو تین بار ملنا کافی ہے، اس کے کٹنے سے ہلتے ہوئے دانت اپنی جگہ پر جم جائیں گے، اور آئندہ دانتوں کا ہلنا بند ہو جائے گا۔

(۳۶) **منجن اکسیری** = یہ منجن جملہ امراض انسان کو مفید ہے، اور ہر گونہ ہر حالت میں نفع بخش ہے، مثلاً دانت ہلنا، گوشت خورہ، ورم لثہ، قروح لثہ، پیپ، درد، بدبو دہن، میلان خون، دانت نمدی، مال بیل جم جانے سے خراب ہوں، کرم دندان، بوسیدگی دندان، مسوڑوں کے درد وغیرہ جملہ شکایات انسان کی واحد دوا ہے، سیدی سوختہ، چٹکڑی بریل، مازو، عقرقرہ، کندر، قنفل سیاہ، میرا کیس، مصطکی،

زیرہ سیاہ زیرہ سفید گل سرخ گل انار، کبابہ، الائچی، غور و طباشیر، تخم سرس
مفر تخم انبی، بچہ، توتیا، سدر، نمیا کو سوختہ، سفید کھل، مقصراں، گونین، دم
الانجین، موچرس، کتھ سفید، پیلہ زرد، آملہ، حنا، کشنیز، ہر ایک دو الک
ارگ میں کر سنون بنائیں، حسب ضرورت مقوڑا سالے کر دانتوں پر لیں
دن میں دو تین بار ملنا کافی ہے، امراض مذکورہ کے لئے بے حد مفید
اور زود اثر منجن ہے۔

(۳۸) **سنون تحرک اسنان**۔ بٹنے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرنا
ہے، سوڑوں کو سخت کر کے دانتوں کو بجا دیتا ہے، تخم اور حیران خون کو روکتا ہے
اس سے پیپلہ درد بند ہو جاتا ہے، نسخہ یہ ہے، سنگ جرج، گلنار، بازو، شب
یانی پر یاں، کتھ سفید، طباشیر، ہیرا، کسبیس، مقصراں، عطر قرصہ، ریونڈ چینی
سوختہ، کھریا مٹی، کوئلہ کبکیر، مساوی الوزن لے کر پیس کر دانتوں پر ملیں، بے
حد مفید اور زود اثر دوا ہے،

تال و نفقت اسنان

یعنی دانتوں کو کیر انگنا اور بوسیدگی۔ اس مرض میں دانت غوردہ
ہو جاتے ہیں، یا تو ان میں سوراخ ہو جاتا ہے، یا چاروں طرف سے کھائے جاتے
ہیں، اور کھرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات دانت اس قدر کھائے جاتے ہیں کہ
بُن دندان یعنی دانتوں کی کوئی جڑ یا نوک باقی رہ جاتی ہے اور وہ بھی سوڑوں
کے اندر چھپ جاتی ہے، اوپر سے بہت کم نظر آتی ہے، اور انگلی کے ساتھ
ٹٹولنے سے کبھی مشکل انگلی کو محسوس ہوتی ہے، یہ مرض بچوں اور جوانوں کو
اکثر ہو جاتا ہے، اور یہ مرض بہت نقصان دہ ہے،
اسباب مرض۔ جن لوگوں کی جسمانی صحت اچھی ہوتی ہے، ان کے

دانت ہل جائیں، تو پانی دیا کہ رفع ہو جائے سے دانت خود بخود
مضبوط ہو جائیں گے، اس کا علاج کریں، نسخہ جو شانہ یہ ہے،
پوست کیکر سرخ رنگ نرم نرم اتولہ کو دھو سیرابی میں پوش کر ماسہ
شب بدانی ملا کر نیم گرم کلیاں کریں، اس کے بعد یہ بخن ملیں، شب بدانی
تولہ، ہنترار، ماسہ، سنگجاحت سوختہ اتولہ، آرد پوست کیکر، تولہ، سب
کو سب ستور کو شاپیں کر چھان کر شیشی میں ڈال لیں، بوقت ضرورت
ماسہ لے کر آہستہ آہستہ دانتوں کی جڑیں ملیں، اس سے دانتوں کی جڑیں
مضبوط تعالیٰ مضبوط ہو جائیں گی، دانت ٹپنے بند ہو جائیں گے، اور
جی جگر نہایت مضبوطی سے جم جائیں گے، یہ دوا بے حد مفید اور
بہت حاصل سے کئی نسخے ہیں ذکر ہو چکے ہیں مثلاً سنون، کھرا، سنون، وغیرہ
تمباکو اور مرض تامل و شکر

نوادیکھا کیا ہے کہ تمباکو او سکرت پینے والے لوگوں کے دانت خراب
ہو جاتے ہیں، تمباکو کا مضر اثر اگرچہ دانتوں پر براہ راست نہیں پڑتا۔ مگر
اس کے مضرات معدہ کی تیزابی کھاری رطوبت سے لعاب بن کر دانتوں
پر اور اعصاب و قلب پر ضرور اثر انداز ہوتے ہیں، یہ رطوبت معدہ سے
واسطہ غذا دانتوں اور تمام بدن پر اپنا زہریلا اور نقصان دہ اثر ڈالتی
ہے، اور دانتوں کو کافی ضرر پہنچا جاتی ہے،

سینٹ پیٹر برگ کے ایک طبی رسالہ میں ایک ڈاکٹر پروفیسر سلک
ایسودو کی نے شایع کیا تھا کہ تمباکو دانتوں کے خوبصورت روغن (سٹم)
کو کھیل کر خراب کر دیتا ہے اس کے برے اثر سے اول مسوے متورم
ہو جاتے ہیں، پھر تندرست تامل استان تک مرض پہنچ جاتا ہے اور مسوے

سنون متوی خوبصورت سنون مصلوب استان وغیرہ

ایسے امراض سے ہمیشہ کے لئے محفوظ رہیں گے،

تحریک اسنان (دانت کا ہلنا)

اس مرض میں دانت ہلنے لگتے ہیں، اور کمزور ہو جاتے ہیں، کھانا ہضم
نہیں کیا جاتا ہے، دانت ہلنے سے درد محسوس ہوتا ہے،

سبب مرض۔ اس مرض کے اسباب مختلف ہوتے ہیں، کبھی تو کسی
درد، ضرب، سقطہ یعنی چوٹ لگنے سے دانت ہل جاتے ہیں، کبھی پائویریا

خرابی سے مسوڑے دانتوں کی جڑ سے ہٹ جاتے ہیں، اس وجہ سے

دانت ہلنے لگتے ہیں، اور کبھی نزلہ، بلغم دانتوں کی جڑوں میں پیدا ہو جاتا

ہے، اور آہستہ آہستہ ان کو کمزور کر دیتا ہے، اور کبھی طوالت امراض

بیشہ اس کا سبب بن جاتے ہیں جیسے آنشک، سوزاک، سل، دق، وغیرہ

کبھی طوالت عمر اس کا سبب ہوا کرتی ہے جبکہ بوڑھوں کے دانت

تھکے ہیں، اور کبھی کسی عمدہ دوا سے بیخ و بخل کمزور پڑ جاتی ہے، جیسے بیج

سکی مسواک کرنے سے چند روز میں ہی دانت ہل جاتے ہیں اسی واسطے

ہواک بیج مدار کو متوانر استعمال کرنا منع ہے،

درجہ اول دانتوں کو جو شاندارہ ذیل سے کلیاں کر اگر صاف کریں پھر مناسب

دوا جو ذیل میں ہم بیان کرتے ہیں، ان میں سے حسب حالات اور حسب

دوست تیار کر کے منجن بنا کر دانتوں پر روزانہ ملا کریں انشاء اللہ

دانت مضبوط ہو جائیں گے اور اپنی جگہ پر مستحکم ہو جائیں گے جب چوٹ لگنے

سے دانت ہلے ہوں۔ تو اس وقت یہ علاج بہت مفید پڑتا ہے، اگر نزلہ

پائویریا کے باعث دانت ہلتے ہوں، تو ان کا مناسب علاج کریں، نزلہ

بہت ہو تو اول نزلہ کا علاج کریں اور بلغم خارج کریں اگر پائویریا کے

باعث دانت

مضبوط

پائویریا

نزلہ،

کوج

اماشہ

بفضلا

اپنی

سی

کے

ہو

ار

اس کی پیچھے جوتے ہیں ان لوگوں کے دانتوں میں یہ مرض بہت کم پیدا ہوتا ہے
 کیونکہ دانتوں کی محکمہ اور دانتی بدن کی صحت اور صفائی بہت محفوظ ہے
 اس مرض میں اکثر وہ لوگ مبتلا ہوتے ہیں جن لوگوں کے مزاج میں سردی
 بیشک کا مادہ کم و بیش موجود ہوتا ہے اس مرض کا باوجود ایک جزو یہ ہے کہ
 دانتوں کو کھانا چاہتا ہے اور کھانا چاہتا ہے کہ کمال مادہ دانتوں کو بوسیدہ اور خوردہ
 کر دیتے ہیں جبکہ دانتوں کو سیل سیل اور غلط فطرت سے صاف نہ رکھا جائے تو
 یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے، بعض اوقات نیز، حاد، آکال اذقیات بھی دانتوں کو
 بوسیدہ کر دیتی ہیں، اور دانت کچھوٹ کچھوٹ کر ٹوٹنے رہتے ہیں مثلاً پارہ
 بکپور، جڑیل، چونہ، احاب نقرہ دانتوں کو کھاتے ہیں، ان ادویہ کی تیزی
 سے دانتوں کا پالش اثر جاتا ہے اور دانت بوسیدہ ہو جاتے ہیں، اور مردہ
 و خوردہ ہو کر جھڑنا شروع ہو جاتے ہیں، کثرت استعمال شیرینی گڑھا رتبا کو
 سکرش بھی دانتوں کو نقصان پہنچاتے ہیں، یہ بھی اس مرض کا سبب بن
 جاتا کرتے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ دانتوں کی حفاظت کا طریقہ بچپن ہی سے
 بچوں کو سکھانا چاہیے، تاکہ ابتدا کی بے احتیاطی اور بد پر تیزی آئندہ جانک
 دانتوں کو نقصان نہ پہنچا سکے، بچوں کو تو اس بات کی خبر نہیں ہوتی وہ والدین
 اور تربیت کنندگان کا فرض ہے، کہ وہ اس کا خیال رکھا کریں، اور بچے
 تبا کو پار گڑھا پان چونہ وغیرہ کثرت سے کھانے کے عادی نہ ہو جائیں کیونکہ
 اس سے دانت طے جاتے ہیں، والدین کو چاہیے کہ بچوں کو دانت صاف کرنے
 کی عادت ڈالیں اور انہیں انگلی یا مسواک سے دانت صاف کرنا سکھائیں
 تاکہ وہ آئندہ پہلا پونے والی خرابیوں سے بچے رہیں، صبح شام پوٹاس
 پرکینیٹ اچا دل گرم پانی میں ڈال کر اس سے کلیاں کرانے میں وہ آئندہ

زخمی ہو جاتے ہیں، آخر ان میں قرحہ اور سیرپ پیدا ہو جاتی ہے بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ تمباکو کے جراثیم مر جاتے ہیں مگر یہ غلط ہے، اس کی نوعیت اور بلکہ برعکس اس کے تمباکو کے اثر سے مسدود خراب ہو جاتا ہے، لہذا تمباکو نوشی سے ضرور بچنا چاہیے،

ہر ویسے رز کو رنے کے سلسلے میں کہ سیدنا پیدائش کے ۲۸ سال کی عمر کا شاید ہی کوئی آدمی دیکھو گئے، جس کے دانت صحیح و سالم ہوں اور کھڑا لگنے سے بچ گئے ہوں، وہاں کے لوگوں کے دانتوں میں آٹھ دس سال کی عمر میں ہی کھڑا لگ جاتا ہے، ان کی عقل وارثہ بالکل کھاتی جاتی ہے، اور باقی وارثہ میں بھی خراب اور بوسیدہ ہو جاتی ہیں، دانت کام کرنے، غصہ جبانے سے رہ جاتے ہیں، یہ سب تمباکو کے بلا اثرات کے نتائج ہیں، عوام غفلت میں ہی ہیں اس سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے، بچھوٹے بچھوٹے والدین کے سامنے تمباکو پیتے ہیں اور والدین برا محسوس نہیں کرتے، اور نہ ان کو روکتے ہیں،

وائے ناکامی متابع کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساس نہیں جاتا رہا
ہمات ہاں بھی دیہات میں تمباکو کا کارواں ہے اور گاؤں میں تو ہر
تہاں کی توابع ہی حقہ سے کی جاتی ہے، اگر کسی مہمان کی حقہ سے خاطر و تواضع نہ
کی جائے، تو ساری مہمان نوازی اکارت اور ضائع ہو جاتی ہے، انیسویں
ذہنیت ہی بگڑ گئی ہے، اور قوم زہر کو شیریں پھل، اور مرض کو صحت،
دشمن کو دوست سمجھ رہی ہے، اور شعور مفلکود ہے، تمیز کا فقدان ہے
اور دن بدن صحت کا نقصان ہو رہا ہے، لاکھوں ہزاروں نہیں کہ دروں
روپے برباد ہو رہے ہیں، اور مرض قیمتا خیر بد اجارہ ہے۔

دانتوں کا سوراج بھرنے کا

دانتوں کا سوراج بھرنے کا اہم اور غور و فکر کا کام ہے، البتہ ان کے بھرنے کے لئے عجیب و غریب مصالحے تیار کئے گئے ہیں جو اپنے وقت میں کامیاب تھے، اب جدید طریق پر اس کے لئے آلات اور مشینیں بن گئی ہیں جن میں ہرگز میں بہت کم کامیابی ہو رہی ہے، بسا اوقات خرچ کثیر اور محنت شاقہ اور کوفت بچہ برواشت کر کے پر بھی کامیابی کی بجائے مزید خطرات اور عوارض ہی واپس آتے ہیں، بعض اوقات سوراج بند کرنے سے مواد بند ہو جاتا ہے، جراثیم مرض اندر دب جاتے ہیں اور وہیں پر وکشیوں پاکر مزید تکلیفات کا موجب بن جاتے ہیں، اور کپوٹ سے یا پیرپ کی صورت میں نمودار ہو کر درد اور بے چینی پیدا کر دیتے ہیں، مریض کو آرام کرتا اور رات کو سونا حرام ہو جاتا ہے اور اسے مارے ڈاکٹروں کے آستانہ پر کھڑا رہتا ہے، مگر کہیں سے چین نصیب نہیں ہوتا، بالآخر دانت جیسی نعمت ہاتھ سے کھو دیتا ہے، اور ہمیشہ کے لئے اس نعمت غلطی سے محروم ہو جاتا ہے، میں خود لاہور ڈائٹل ہسپتال میں مریضوں کو خراب اور پائمال ہوتے دیکھا ہے، بازاروں میں بے شمار ڈاکٹر آزار و آلات سے مسلح ہو کر بیٹھے ہوتے ہیں، مگر ڈھاک کے وہی تین پائلی مثل صادق آئی ہے۔ دانتوں کا سوراج بھرنے کا کام نہیں، اس کے لئے ذاتی علم، قابلیت تجربہ اور محنت و ہمدردی کی ضرورت ہے، جو مفت و سہ ہے، اندھا دھندان میں مصالحہ بھروینا کافی نہیں ہے، اول دانت کو غور و فکر کرنے کے بعد صاف اور مواد سے پاک کرنے کی ضرورت ہے، اور تنقیہ بدلیم لائی ہے جس کو یہ لوگ نہیں سمجھتے، پھر اطمینان کے بعد مصالحے

چاہیے جو یقیناً مفید اور دیر تک صحت بخش ثابت ہوگا،
 یہ صحیح ہے کہ اگر دانت میں مناسب طور پر قابل ڈاکٹر مصالحہ بھروسے
 تو امکان ہے کہ ساری عمر تک وہ مکتفی ہو جائے، اور عرصہ دیر تک اس
 سے دانت درست رہ سکیں یہ اچھے مصالحہ اور معالج کی قابلیت پر
 موقوف ہے،

دانت بھرنے کا طریق یہ ہے کہ اول دانت کو خوب صاف کیا جائے،
 اور اس کا سوراخ بھی اندر سے اسی طرح صاف کر لیا جائے، بدن کا تنقیہ کر
 لیا جائے، تو اور بہتر ہے تاکہ مواد دہین دندان پر گر کر اپنی پھر خراب نہ کر
 دیں، پھر اچھے مصالحہ سے دانت کا سوراخ بند کریں، اور دانت کی گہرائی تک
 مصالحہ بھریں، تاکہ سوراخ کے زیر بن حصہ میں غلام نہ رہے، مگر یہ کام بڑی
 احتیاط اور ہوشیاری کا ہے، سب سے اچھا مصالحہ دانت کے سوراخ
 کو پر کرنے کے لئے سونے کا ہے، کیونکہ یہ کسی وقت بھی بگڑتا نہیں ہے،
 اور نہ اسے کوئی شے اندر سے خراب کر سکتی ہے مصالحہ بھرنے کے وقت
 معالج کو اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ دانت کی دیواریں بقی اور کمزور
 ہو کر ٹوٹ نہ جائیں، کیونکہ سونا بھرنے کے وقت دانت کو دبائے اور آہستہ
 آہستہ ٹھونکنے کی ضرورت ہوتی ہے اگر دانت کی دیواریں کمزور ہونگی، تو
 دانت ذرا سی ٹھوکر سے بھی ٹوٹ جائے گا، پھر اس میں سونا بھرنا مشکل
 ہوگا، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس عمل کے بعد مسوئے غنوم
 ہو جاتے ہیں، اور تکلیف بڑھ جاتی ہے، اس کا واحد سبب وہی ہے
 جو مذکور ہوا، سونے کے علاوہ چاندی سے بھی دانت بھرتے ہیں اور
 یہ بھی دوسرے نمبر پر اچھی چیز ہے، اس کے علاوہ دیگر مصالحہ جات

جب دانت نکلنے لگیں، تو دانتوں کو اندر کی طرف بیدھا دیا جائیگا، اور اس کام کو جاری رکھنا چاہیے، یا ہونٹ اور زبان سے دیا جائے رہیں تاکہ دانت بیدھے ہو کر نکلیں،

تجربہ سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے، کہ والدین کی دیوانگی اور جنون کا اثر اولاد پر نہیں پڑتا، مگر دانتوں کا اثر اولاد پر ضرور پڑتا ہے، اس کا مطلب ہے کہ بچے والدین کے دانت ہونگے اولاد کے بھی ویسے ہی ہونگے، والدین کے دانت اگر اچھے ہونگے، تو اولاد کے دانت بھی اچھے ہی ہونگے، اگر والدین کے دانت خراب ہونگے، اور کسی بڑے مرض میں مبتلا ہوں گے، تو اولاد ضرور اس سے متاثر ہوگی، والدین کی صحت کا صحیح ہونا گو ہر حال میں ضروری ہے مگر تحفظ اسنان کے لئے تو اس ضروری ہے،

قلع الاسنان (بچہ کو ایک ماہ سے پچیس سال تک)

یعنی دانت نکالنے کا طریقہ۔ بعض اوقات دانت علاج کرانے کے قابل نہیں رہتے، اس وقت بغیر دانت نکلوانے کے اور کوئی صورت مفید اور کارگر نظر نہیں آتی، اگرچہ یہ ایک بہت بڑا نقصان ہے، جو عمر بھر پورا نہیں ہو سکتا، مگر بصورت مجبوری دانت اکھاڑنے پڑتے ہیں، اس کے لئے ایک نکتہ یاد رکھیں، جب تک دانت پلتے رہیں نکلوانے کی کوشش نہ کریں، مضبوط دانت کا اکھاڑنا بہت بُرا ہے، اور خطرات سے خالی نہیں،

ہاں جو دانت کرم خوردہ اور بوسیدہ ہو جائیں یا وہ دانت جو پلتے رہیں ہوں، اور ہمیشہ درد کرتے رہتے ہوں اور کسی صورت بھی آرام نظر نہ آئے تو ان کو نکلوا دینا چاہیے،

دانتوں کی صورت چونکہ مختلف ہوتی ہے، اس واسطے ایک ہی قسم

اور اکثر ہتے بھی رہتے ہیں، ان کی جڑ بہت کمزور ہو کر مٹی سے ہے، اور ان کی جڑوں میں سوراخ ہوتے ہیں۔ اسے کھوڑ کہتے ہیں، ان میں غصہ پھنس جاتی ہے، جس سے گندگی اور غلو منت پیدا ہو جاتی ہے، اور دانتوں کو خراب کر دیتی ہے، لہذا قرآن سے سزا دینی یا صاف نمک سے صاف کرنا چاہیے، اور پھر کوئی دانتوں کو مشروط و مستحکم رکھنے والا منجن ملنا چاہیے، جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے،

یہ بات یاد رکھنی چاہیے، کہ بچپن سے سولہ سال تک کسی عمر تک دانتوں کی کسی کا علاج ہو سکتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ماہرین انسان نے ثابت کیا ہے، کہ سورہ سال دانتوں میں نرمی اور چمک پائی جاتی ہے اس عمر میں دانت کو جس طرف موڑنا چاہیں موڑ سکتے ہیں، اس کے بعد دانتوں میں سختی آ جاتی ہے، پھر ادھر ادھر مڑ نہیں سکتے، ہاں سولہ سال سے تجاوز کر جانے کے بعد قابل معالج حکمت عملی اور مناسب تدابیر سے دانتوں کو موڑ سکتا ہے، اور انکو سیدھا درست کیا جاسکتا ہے، ایسا ہے اس کے اسباب غور و خوض سے مندرجہ ذیل معلوم ہوئے ہیں،

(۱) بڑے کی پرورش پورے طور پر واقع نہیں ہوتی (۲) کسی صدمہ یا چرچہ دانت بچپن میں ہی ٹیڑھے ہو جاتے ہیں (۳) بعض اوقات ایک دانت کے ساتھ دوسرا دانت نکل آتا ہے اور وہ اس پر چڑھ جاتا ہے، دانت دھرا ہو جاتا ہے جو پھرے کو بدناما دیتا ہے، اور اس کا علاج ہے (۴) بعض اوقات کسی ضرورت کے باعث دانت اکھاڑنے کی ضرورت آ پڑتی ہے، دانت لکھانے وقت جبر سے زیادہ ضرور پڑتا ہے، اس دباؤ اور گھینچ کے باعث جبراً ٹیڑھا ہو جاتا ہے، اور آئندہ دانت بھی ٹیڑھے اور کج نما نکلتے ہیں،

بھی اس کام کے لئے مستعمل اور رائج ہیں، ایل کم، پلے مینا، سیوٹس، ایس
کمرانٹ آف زنگ، گٹا پرچہ کامر کب، فلپس، کوک الٹم، بیج پیس،
بی این، فلچر وغیرہ تیار کرتے ہیں، نیز ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ دانت
بہر دلتے اور بے فکر ہو گئے، بلکہ ان کو بڑی احتیاط سے صاف رکھنے
اور حفاظت کرنے کی ضرورت ہے، ہر وہ چیز جو دانتوں کو مضر ہے، اس
سے پرہیز کرنا لازمی ہے، ورنہ صحت جلدی خراب ہو جائے گی، اور بھرا
ہوا مصالحہ دھاراہ جائے گا۔

(نوٹ) جب دانتوں کو کیڑا لگ کر دانت اندر سے خراب ہو
جاتے ہیں، تو اس کی نمایاں علامات یہ ہوتی ہیں کہ دانت ہمیشہ درد میں
بتلا رہتے ہیں، دن رات بے چینی اور بے آرامی سے گزرتی ہے کھانے
کے اجزاء دانتوں کے سوراخ میں پھنس کر گندگی پیدا کر دیتے ہیں، جیسا
کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے یہ سب علامات ظہور میں آجاتی ہیں، ایسے حالات
میں جیکے دانتوں میں درد خود کر آئے، سابقہ مصالحہ نکلو کر دوبارہ
صاف کرانا اور پھر مصالحہ بھرنا چاہیے، یا پھر دانت نکلو اپنے چاہیں
دانت ٹیڑھے اور ناہموار کیوں نکلتے ہیں۔

بعض اوقات دانت جب بچپن میں نکلتے ہیں، تو بد صورت اور باہر
کو ابھرتے ہوئے ہوتے ہیں، اور آگے کو باہر کی طرف زیادہ نکل جاتے
ہیں، اور اونچے اونچے اور خمیدہ سے ہوتے ہیں، یہ نہ صرف خود ہی بد
صورت اور ٹیڑھے معلوم ہوتے ہیں بلکہ چہرے کی زیبائش کو بھی بگاڑ
دیتے ہیں، یہ دانتوں میں ایک نقص اور عیب ہے، اور یہ دانت بہت
جلد کمزور اور بوسیدہ ہو کر گر جاتے ہیں، پائدار اور مضبوط نہیں ہوتے

ہر دانت نہیں نکالنا چاہیئے، جو شکل دانت کی ہو۔ اسی قسم کا زر استعمال کرنا چاہیئے، ہر دانت کے لئے علیحدہ علیحدہ جمور ہوتا ہے، دانت اکھاڑنے کے لئے مناسب آلات استعمال کرنے چاہئیں، تاکہ اخراج میں کوئی وقت پیش آئے دانت کو ٹھیک طور پر بکڑنے کے لئے اس کے موافق و مطابق جمورے کر نہایت احتیاط سے دانت کو قابض کریں، کہ دانت جمورے سے نکل نہ جائے یا اوپر سے ٹوٹ نہ جائے، مثلاً اوپر کی دائڑھوں اور ثنائیہ کے لئے ایک خاص قسم کا سیدھا زبہ ہوتا ہے، جو استعمال کیا جاتا ہے،

دانت اکھاڑنے کے لئے ضروری ہے کہ اول دانتوں کی جڑ سے گوشت علیحدہ کر لیا جائے، اور دانت کی جڑ تنگی کر لی جائے، گوشت دانتوں سے علیحدہ کرنے سے پہلے کوئی فخر و واسوئوں پر لگا کر سنج دندان کو بے حس کر لینا چاہیئے، تاکہ بعض زیادہ تکلیف نہ اٹھائے، جب ضروری احتیاط اور تدابیر مکمل ہو چکیں تو زبور کو دانت کی تمام ہاڈی بلکہ جڑ پر رکھ کر مضبوط کر لیں، پھولی سی سرور و پکڑ دانت کو نکلنے کے لئے باہر کو ایک دم کھینچنا چاہیئے، تاکہ دانت بڑ سمیت باہر نکل آئے، زبور ڈال کر جھٹکا دینا اچھا نہیں ہے، اگر دانت کمزور یا بوسیدہ ہوگا، تو ٹوٹ جائے گا، یا اوپر کے جبرے کو کھینچ لگ جائے گی، تو اس سے آگے کو نقصان پہنچے گا، زبیر قواطع اور انیاب یعنی کچلیاں اور دائڑھیں بھی اسی زبور سے نکالی جاسکتی ہیں، اس زبور کی ساخت قدرے خمیدہ ہوتی ہے، اس کے علاوہ زبیریں ثنائیہ کے لئے ایک خاص زبور ہے جو مستعمل ہوتا ہے ماہرین اور علاج ان سب باتوں سے پورے پورے واقف ہوتے ہیں اور وہ اور مناسب مقام و حالات دہتر جانتے ہیں، ان کی رائے پر چھوڑ دینا چاہئے نیچے کی دائڑھوں کے لئے جن کی ہڈیں دو شاخہ ہوتی ہیں، ان پر انہی کے مطابق

زبور

ان

شاخ

مط

ہر

ان

د

زنبور استعمال کرنا چاہیے، اور وہ مخصوص زنبور ہے جس کا منہ گول اور کھلا ہوتا ہے
 ان کے لئے یہی زنبور استعمال ہو سکتا ہے، اور وہ دانت یا ڈاڑھیں جن کی تین
 شاخیں ہوتی ہیں وہ اس زنبور سے نہ کھاڑنی پھاہیں، ان کے لئے انہی کے
 مطابق زنبور استعمال کیا جائے، مثلاً اوپر والی ڈاڑھوں کی جڑیں تین شاخہ بنی
 ہیں ان میں سے دو جڑیں نو اپنا رخ باہر کو رکھتی ہیں اور ایک جڑ اپنا رخ
 اندر کو لئے ہوتی ہے، یا تالو کی طرف اوپر کو میلان رکھتی ہے، اور یہ جڑ
 دوسری جڑوں سے زیادہ لمبی ہوتی ہے، ان کے لئے دایاں اور بایاں زنبور
 الگ الگ ہوتے ہیں، ان کی ساخت ایک دوسرے کے برعکس ہوتی ہے،
 اس زنبور کا وہ حصہ جو بیرونی دو شاخوں کی طرف گرفت کرتا ہے، اس کا سرا
 تیز ہوتا ہے، اور دوسرا سرا جو اندرونی شلخ کی طرف گرفت کرتا ہے، وہ چکنا
 اور کند ہوتا ہے جس وقت زنبور سے ڈاڑھوں کو پکڑا جائے تو ڈاڑھ کی جڑ کو
 مضبوط کر کے پکڑیں، اور آہستگی کے ساتھ پہلو بہ پہلو حرکت دیں، تاکہ وہ جڑ سے
 دبیلی ہو جائے اور پھر اسے کھینچ کر نہایت آسانی سے باہر نکال لیا جائے،
 اس میں جلدی اور تیزی نہ کریں، کیونکہ ایسا کرنے سے دانت کے ٹوٹ جانے
 کا خطرہ درپیش ہوتا ہے، اگر کسی وقت دانت کی جڑ کا کوئی ٹکڑا مسوڑوں کے
 اندر رہ جائے، تو پھر اس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے، مریض کی جان بڑی
 چین، بے آرام اور گھبراہٹ میں ہوتی ہے، اور ایسے حالات میں معالج کے
 لئے بھی بڑی مشکل ہوتی ہے، دانت کا ریزہ معلوم کرنا اور نکالنا بہت مشکل
 ہو جاتا ہے، دانت کا جو ٹکڑا مسوڑوں کے اندر گڑھے کی گہرائی میں چھپا ہوا
 ہوتا ہے، اول تو اس کی تشخیص ہی مشکل ہوتی ہے، دوسرے اگر تشخیص ہو
 ہو جائے، تو اسے زنبور پکڑ نہیں سکتا، اس لئے اس کا نکالنا آسان نہیں ہوتا، اس

کی تندرست رہے، اگر کم لیں سٹھ ہوا ایک مخصوص آؤنار یا نشتر ہے اس کے ذریعہ سے
سوزاؤں کا گوشت کھول کر دوش اٹلی و بیڑ کے ذریعہ آستے اوپر کو اٹھاتا
چاہیے، اور پھر سٹپ، فار سپس سے پکڑ کر آستے نکال دینا چاہیے یہ مخصوص
آؤنار اسی کام کے لئے ہے،

ادویات مخدرہ کا استعمال

دانت نکالنے کے وقت مریض کو تکلیف سے بچانے کے لئے ادویات
مخدرہ سے بن وندل کو بے حس کر لینا چاہیے، ڈینشل سرج کے ذریعہ سوزاؤں
کی جڑوں میں انجکشن کئے جاتے ہیں، جن سے سوزاؤں سے بے حس ہو جاتے
ہیں، اور دانت اٹھانے کے وقت تکلیف محسوس نہیں ہوتی، انجکشن
میں ادویہ استعمال ہوتی ہیں، کوکین، فوڈکین، پیرپوٹن سین وغیرہ،
اگر دانت میں کوئی سموی تکلیف ہو، اور آستے اٹھانے نہ ہو، تو پھر انہیں
کو رائیڈ یا کوروفارم کا پھوپھو بھی کام دے سکتا ہے، اس کے علاوہ آج کل
کی ایجادات میں سے دیوکیں اور لینیوکیں کے انجکشن بھی استعمال کئے جا
رہے ہیں جو سستے اور آسان بھی ہیں، اور مفید تر بھی ہیں، ان میں سے
حسب وقت جو چاہیں استعمال کر سکتے ہیں،

دانت نکالنے کے بعد جہر بان الدم کا علاج

دانت نکالنے سے کم و بیش خون تو ضرور نکلا کرتا ہے، جو خود بخود بند
بھی ہو جاتا ہے، لیکن بعض اوقات یہ شدت بھی اختیار کر جاتا ہے،
خاص کر کمزور شخص ذلیل مزاج آدمی اس میں زیادہ مبتلا ہو جاتے
ہیں، لہذا اس کے لئے احتیاط اور حفاظت کے بعد یہ طریقہ اختیار کریں
کہ مسوڑے کے برف یا گٹھ سے خون صاف کر کے کسی منکھڑ و ٹھنڈے دوا

میں
دینا
میں
ٹھنڈی
بریار
اس
جلد
بھی

رکھ
اگر
بھی

د

میں گانا آلودہ کر کے زخم پر رکھ دیں، پھر اوپر سے جبرے کو مضبوطی سے باندھ دیں یا خون کو بند کرنے کے لئے ایکری فلاڈین سپرٹ میں حل کر کے روئی اس میں تر کر کے زخم میں بھر دیں یا روغن تارپین کا پھویہ رکھیں، یا گلیسرین میں ٹیکچر فیو رائی پر کلور بلاکراس کا پھویہ رکھیں، دسی ادویات میں سے پھٹکڑی بریاں ۳ ماشہ، اعدو ۳ عدد، دم الانخین ۳ ماشہ، پیس کر گرم پانی میں حل کر کے اس کا پھویہ یکے بعد دیگرے رکھنے میں، انشاد اللہ جریان خون فوراً بند ہو جائے گا، اس کے ساتھ چھال لیکر کے جو شانہ میں پھٹکڑی ڈال کر کلیاں بھی کرتے رہیں،

یا گاز کو ۱۰ فیصدی کیلیم کلورائیڈ کے سیال میں تر کر کے اس کا پھویہ رکھیں، علاوہ انہیں ایڈر نالین کلورائیڈ سولوشن یا استعمال کریں، اگر کسی وجہ سے خون بند نہ ہو، تو پھر مسوڑے کے دوسرے نوڑکین سے بیچس کر کے خمیدہ روئی سے سی دیں، اور اس پر مذکورہ ایکری فلاڈین اسپرٹ لوشن کا پھویہ رکھ دیں، اس سے جریان خون بند ہو جائے گا، اس کے علاوہ خون بند کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے کہ گڑھے یا غار دندان کے مطابق ایک کاک کا گاز کا ٹکڑا ہیڈر وجن پر دک بیڈ میں تر کر کے گڑھے میں رکھ کر اوپر کاک فٹ کر کے جمادیں مہین کو کہیں کہ وہ جبرے سے اُسے دبا کر رکھے، اور چار گوشہ پٹی باندھ دیں،

جب خون کثرت سے بہ رہا ہو، اور درد شدید ہو خون کا دباؤ اس قدر بڑھ گیا ہو، کہ کسی وجہ سے بند نہ ہو، یا کسی رگ کا منہ کھل گیا ہو، تو اس وقت یہ نسخہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے، جو ہر جگہ دستیاب ہو جائے والا ہے، جانفل اعدو، ایون اماشہ، پھٹکڑی بریاں ۳ ماشہ روغن زرد

۵ تولہ، جلد ادویات پیس کر خوب باریک کر لیں، اور روغن زرد کرسی برتن میں ڈال کر گرم کریں، جب روغن گرم ہو جائے، تو اس میں تمام ادویات پیسی ہوئی ملا دیں، روئی اس میں تر کر کے گرم کر زخم پر رکھیں، اسی طرح حسب ضرورت دن میں دو تین بار گرم روئی کا تر کیا ہوا پھویرہ رکھتے رہیں، اس سے خون اور درد بند ہو جائے گا، اور زخم بھی جلدی مند مل ہو جائے گا، یہ نسخہ بہت مفید کامیاب اور سہل الحصول ہے،

مطبوعات طبی کارخانہ سوہدرہ

عورتوں کا حکیم یعنی لیڈی	جیسی حکیم یعنی پاکتہ اکبر جلد	عورتوں کا حکیم یعنی بے بی
ڈاکٹر قیمت مجلد تین روپے	اول مجلد قیمت تین روپے	ڈاکٹر قیمت مجلد دو روپے
طلمسی حکیم قیمت ایک روپیہ	جلد دوم قیمت مجلد ۸	بہائی حکیم قیمت مجلد ۱۲
مشرقی نسخے قیمت ۱۲	مغربی نسخے قیمت ۸	ول حکیم قیمت ۱۲
الہامی نسخے قیمت ۱۲	لذیذ نسخے قیمت ۱۲	ہی نسخے قیمت ۸
گھر ملو نسخے قیمت ۸	آسان نسخے قیمت ۸	وانی نسخے قیمت ۱۲
مروزی نسخے قیمت ۱۲	مخلوط نسخے قیمت ۸	راہی نسخے قیمت ۸
اکسیری مجربات قیمت ۱۲	مجربات منڈی قیمت ۶	بیری دوائیں قیمت ۸
مجربات تلمسی قیمت ۸	مجربات بھنگ قیمت ۸	بات جلیل قیمت ۱۲
مجربات لکھو قیمت ۱۰	تریاق ناصور قیمت ۶	بات اند قیمت ۸
مجربات کنشیاری قیمت ۸	مجربات ارزانی قیمت ۱۲	بات فلفلہ قیمت ۶

کاپیہ طبی کارخانہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب پاک

جلد لمبیہ پر مندر پیشہ مقبول نام برائے سوہدرہ جھاک سوہدرہ جھاک گوجرانوالہ شائع کیا